عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوۃ
INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN
جلد: ۳۰ | ۵ تا ۱۲ / جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۸ تا ۱۵ / مئی ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۱۸

تاریخی
ختم نبوت کانفرنس
جہلم

نام نہاد مبلغ وحید الدین خان
دین دشمن قوتوں کا آلہ کار

مہمان کے حقوق و آداب

ایک پُر نور و روحانی اجتماع

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ

روزہ کا فدیہ

س:......اگر رمضان شریف میں کسی وجہ سے روزے نہ رکھ سکیں تو بعد میں کس طرح روزے رکھے جائیں کہ کفارہ ادا ہو جائے؟

ج:......اگر کسی عذر کی وجہ سے روزے قضا ہو جائیں تو عذر ختم ہو جانے کے بعد روزے رکھے جائیں ایسا آدمی جو زندگی کے کسی مرحلہ میں روزہ رکھنے پر قادر ہو، وہ جب تک روزہ رکھنے کی طاقت اور استطاعت رکھے گا، اس پر قضا لازم ہوگی۔ اس کے روزوں کا فدیہ دینا ناجائز ہے لیکن اگر کوئی شخص بہت بوڑھا ہو یا اس کو ایسا مرض لاحق ہو کہ اب زندگی بھر تندرست نہیں ہو سکے گا تو اس کو زندگی بھر فدیہ دے دینا یا اس کی وصیت کرنا جائز ہے۔

سودی قرض دلانے میں معاونت

تسلیم رضا، مانسہرہ

س:......ہم زرعی شعبے سے وابستہ ہیں، اور ہمارے ادارے کے تعاون سے بینک کے ذریعے زمینداروں کو قرضہ جات دیئے جاتے ہیں، جو زمیندار ہمارے پاس آ جاتے ہیں، ہم پہلے اسے سود وغیرہ سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں اور قرضہ نہ لینے پر آمادہ کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کچھ زمیندار قرضے لیتے ہیں، جس کے لئے فارم وغیرہ بھی ہم بھرتے ہیں اور اس کی مدد کرتے ہیں تو کیا ہم بھی سودی لین دین میں ان کے برابر کے شریک ہیں؟ نیز سودی کاروبار اور لین دین کی جو وعید اور عذاب ہے وہ بھی بیان کریں؟

ج:......اگر آپ بینک یا زرعی بینک کے ملازم نہیں ہیں، آپ کے اس طرز عمل سے بہرحال آپ کو گناہ ہوگا کیونکہ آپ سود لینے اور دینے کا سبب اور ذریعہ بن رہے ہیں، لیکن چونکہ آپ بینک کے ملازم نہیں ہیں، اس لئے آپ کی تنخواہ بہرحال ناجائز اور حرام نہ ہوگی لیکن اگر آپ بینک کے ملازم ہیں اور اس کی اجرت آپ کا بینک دیتا ہے تو آپ کی تنخواہ بھی حرام ہے اور سود دلانے کا گناہ بھی آپ کے سر ہوگا۔

تارک نماز کا روزہ اور زکوٰۃ

محمد خالد، اسلام آباد

س:...... جو شخص نماز نہیں پڑھتا اگر وہ رمضان کے روزے رکھے تو کیا اس کے روزے قبول ہوں گے؟ اگر وہ زکوٰۃ دے تو کیا اس کی زکوٰۃ قبول ہوگی؟ اور اگر جانور کی قربانی دے تو کیا اس کی قربانی قبول ہوگی؟

ج:......نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور قربانی الگ اور مستقل فرائض و واجبات ہیں، ان میں سے کوئی ایک دوسرے پر موقوف نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا تو اس کو تارک نماز کا گناہ ہوگا، بایں ہمہ اگر کوئی روزہ رکھتا ہے یا زکوٰۃ دیتا ہے تو اس کا روزہ اور زکوٰۃ کا فرض ادا ہو جائے گا، یہ قطعاً درست نہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا وہ روزہ بھی نہ رکھے یا اگر اس نے روزہ رکھا یا زکوٰۃ دی تو اس کا روزہ اور حج وزکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

س:...... جس گھر میں ٹیلی ویژن کے پروگرام جن میں موسیقی بھی شامل ہو دیکھے جائیں تو کیا ایسے گھر والوں کی نماز قبول ہوگی؟

ج:...... ٹی وی دیکھنا یا اس کے غلیظ پروگرام اور موسیقی سننا اگر چہ حرام اور ناجائز ہیں۔ مگر بہرحال ایسے لوگ اگر نماز کی ادائیگی کریں تو نماز ہو جائے گی، اور ان کے ذمہ سے فرض ساقط ہو جائے گا۔

پیر یا مرشد بنانا ضروری ہے؟

نعمان پان ہاؤس، خیر پور میرس

س:......بعض لوگ اپنے لئے پیر یا مرشد کا انتخاب کرتے ہیں، اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کو اپنے لئے ضروری سمجھتے ہیں؟ یہ بتائیے کہ ہر مسلمان کے لئے کسی کو مرشد یا پیر بنانا ضروری ہے؟

ج:......جس طرح دنیا کا کوئی علم و ہنر بغیر استاد کے نہیں سیکھا جا سکتا، اسی طرح روح کی بالیدگی اور روحانی امراض: کبر، غرور، حسد اور بغض وغیرہ کی تشخیص اور اس کا علاج کسی متبع سنت مرشد کے بغیر نہیں ہو سکتا، اس لئے اپنی اصلاح کے لئے کسی کامل شیخ کی پیروی انسان کی ضرورت ہے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ ۵تا۱۲/ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۹تا۱۵/ مئی ۲۰۱۱ء شمارہ:۱۸

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

جناب ایدگی صاحب!... سچ کیا ہے؟	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
وحید الدین خان... دین دشمن قوتوں کا آلۂ کار	۷	محمد عبداللہ بن عباس
مہمان کے حقوق و آداب	۱۱	خالد فیصل ندوی
اچھے لوگوں کی صحبت اور اس کے اثرات (۲)	۱۵	مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی
تاریخی ختم نبوت کانفرنس، جہلم	۱۸	قاری محمد ابوبکر صدیق
ایک پُرنور روحانی اجتماع	۲۰	محمد نذیر کاغانی
جناب عبدالکریم خاکی کا سانحۂ ارتحال	۲۲	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
تبصرۂ کتب	۲۷	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

جنت کے مناظر

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

اللہ تعالیٰ اہلِ جنت سے ہمیشہ راضی ہوں گے

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے: اے اہل جنت! وہ کہیں گے: ہم حاضر ہیں! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تم راضی بھی ہوگئے ہو؟ وہ عرض کریں گے: ہم کیوں راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ نعمتیں عطا فرمائیں جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں کیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: میں تمہیں اس سے بڑھ کر ایک نعمت عطا کرتا ہوں، وہ عرض کریں گے: اب اس سے بڑھ کر نعمت کیا ہوگی؟ حق تعالیٰ شانہٗ فرمائیں گے: وہ نعمت یہ ہے کہ میں نے تم پر اپنی رضا نازل کردی، میں تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۹)

حق تعالیٰ شانہٗ کی رضامندی تمام نعمتوں سے بڑھ نعمت ہے، اس کے مقابلے میں دُنیا کی نعمتیں ہی نہیں، جنت کی نعمتیں بھی ہیچ ہیں، اور درحقیقت جنت بھی اسی لئے مطلوب ہے کہ وہ حق تعالیٰ شانہٗ کی رضامندی کا محل ہے۔ دُنیا میں بندے کی تگ ودو اور سعی وعمل کا اعلیٰ ترین مقصد رضائے الٰہی کا حصول ہے، اور بندے سے حق تعالیٰ شانہٗ کے راضی ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ ہر حال میں اپنے مولائے کریم سے راضی ہو، یعنی بندہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی میں فنا کردے۔ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ: ''دُنیا میں جو کچھ ہوتا ہے وہ میری خواہش کے مطابق ہوتا ہے!'' لوگوں کو ان کی اس بات پر تعجب ہوا تو فرمایا: میں نے اپنی خواہش کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے سامنے مٹادیا ہے، دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہو رہا ہے اور میری رائے مشیتِ الٰہی کے تابع ہے، اس لئے جو کچھ ہو رہا ہے گویا میری خواہش کے مطابق ہو رہا ہے۔

جس بندے کو مقامِ رضا حاصل ہو، وہ تمام افکار سے آزاد ہوجاتا ہے، اسباب کی حد تک وہ فکر و اہتمام ضرور کرے گا، اس کے بعد اس معاملے کو حق تعالیٰ شانہٗ کے سپرد کردے گا اور قضا وقدر کا جو فیصلہ بھی رُونما ہو وہ اس پر راضی ہوگا، ایسا شخص درحقیقت بڑی راحت میں ہے۔

اہلِ جنت کا بالاخانوں میں ایک دُوسرے کو دیکھنا

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: اہل جنت بعض حضرات کو بالاخانوں میں ایسے دیکھیں گے جیسے مشرقی ستارہ جو اُفق سے طلوع ہو رہا ہو یا مغربی ستارہ جو اُفق میں غروب ہو رہا ہو، دُور سے نظر آتا ہے، اور یہ درجات کی بلندی کی وجہ سے ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دُور سے نظر آنے والے حضرات انبیائے کرام علیہم السلام ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اور (انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ) کچھ لوگ ہوں گے جو اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جنھوں نے رسولوں کی تصدیق کی۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۷۹)

مطلب یہ کہ بعض حضرات کے درجات اتنے بلند ہوں گے کہ جس طرح اہل زمین دُور اُفق میں طلوع یا غروب ہونے والے کسی ستارے کو دیکھتے ہیں، اہل جنت کو ان حضرات کے بالاخانے اس طرح دُور سے چمکتے ہوئے نظر آئیں گے۔ حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کو تو یہ مراتبِ عالیہ میسر آئیں گے ہی، ان کے علاوہ بھی کچھ خوش بخت حضرات ایسے ہوں گے جن کو اس دولتِ عظمیٰ سے نوازا جائے گا۔ ☆☆☆

مبلغین ختم نبوت کی خدمت میں ضروری گزارش

☆...... تمام مبلغین و جماعتی احباب سے گزارش ہے کہ اپنے علاقہ کی تبلیغی سرگرمیوں، ختم نبوت پروگراموں، اصلاحی خطابات و بیانات کی تفصیل اور رپورٹ جلد از جلد ارسال کرنے کا خاص اہتمام کریں۔

☆...... پروگراموں کے مقامات اور شخصیات کے نام واضح اور صاف تحریر فرمائیں۔

☆...... تحریر ایک سطر چھوڑ کر لکھی جائے۔ لائنوں والا کاغذ استعمال کیا جائے۔

☆...... کم از کم پہلا صفحہ جماعت کے لیٹر پیڈ پر لکھا جائے۔

☆...... رپورٹ پر مقامی مبلغ یا کسی ذمہ دار کے دستخط ضرور ہونے چاہئیں۔

☆...... اپنے مضامین، رپورٹیں اور جماعتی سرگرمیاں ایڈیٹر ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے نام ارسال کی جائیں۔

ادار یہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جناب ایدھی صاحب!....سچ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

گزشتہ سے پیوستہ ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ:۱۵، میں قارئین پڑھ چکے ہیں کہ لندن میں قادیانیوں نے جماعت احمدیہ کی جانب سے احمدیہ پیس ایوارڈ پرائز ۲۰۱۰ء دس ہزار پاؤنڈ کی مالیت کا جناب عبدالستار ایدھی کے لئے ان کے نمائندہ طارق اعوان کے سپرد کیا ہے اور جناب عبدالستار ایدھی نے جاپان سے اپنا ایک ویڈیو پیغام اس تقریب کے لئے بھیجا تھا، جسے قادیانیوں نے اس موقع پر تو نشر نہیں کیا، لیکن اب انہوں نے وہ ویڈیو پیغام جاری کردیا ہے، جسے روزنامہ امت نے ۱۶/ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ، مطابق ۲۰/ر اپریل ۲۰۱۱ء بروز بدھ کی اشاعت میں اسے شائع کیا ہے۔ وہ ویڈیو پیغام ملاحظہ ہو:

''لندن (نمائندہ خصوصی) ایدھی فاؤنڈیشن کے سربراہ عبدالستار ایدھی نے قادیانی جماعت احمدیہ کی فلاحی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ انسانیت سب سے بڑا مذہب ہے، میں کسی تفریق کو نہیں مانتا۔ جماعت احمدیہ جو کام کررہی ہے، رب کو راضی کرنے کے لئے کررہی ہے۔ میں اس کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت احمدیہ کی جانب سے ''احمدیہ پیس ایوارڈ پرائز ۲۰۱۰ء'' کی تقریب کے لئے بھیجے گئے ویڈیو پیغام میں کیا ہے۔ یہ پیغام کی ویڈیو گزشتہ روز جماعت احمدیہ کی جانب سے جاری کی گئی ہے جو یوٹیوب پر بھی دستیاب ہے۔ واضح رہے کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے دس ہزار پاؤنڈ کا چیک ایدھی فاؤنڈیشن لندن کے نمائندہ طارق اعوان کو دیا تھا۔ ویڈیو پیغام میں عبدالستار ایدھی نے کہا کہ انہیں ایوارڈ کے لئے منتخب کئے جانے پر بہت خوشی ہے۔ میرے ہاں جو لوگ آتے ہیں، میں ان سے ان کا مذہب نہیں پوچھتا۔ امن کے لئے انسانیت سب سے اہم ہے۔ احمدیہ جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ایوارڈ دیا، جو انسانیت کی بھلائی کے لئے استعمال ہوگا۔ میں جماعت احمدیہ جو انسانیت کے لئے کام کررہی ہے کی کامیابی کے لئے دعا گو ہوں۔ واضح رہے کہ ایدھی کو دیئے گئے ایوارڈ کا نام ''احمدیہ مسلم پیس ایوارڈ ۲۰۱۰ء'' رکھا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کو برطانوی میڈیا مسلم جماعت قرار دینے کی کوشش کرتا رہتا ہے جبکہ جماعت احمدیہ خود بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتی ہے۔'' (روزنامہ امت کراچی، ۲۰/ر اپریل ۲۰۱۱ء)

روزنامہ جنگ کراچی ۲۳/ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۷/ر اپریل ۲۰۱۱ء جناب عبدالستار ایدھی صاحب کی پریس کانفرنس ہے اور اس میں موصوف کہتے ہیں کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں، پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں اور صبح کو قرآن کریم سنتا ہوں، اس کی تفصیل درج ذیل خبر میں ملاحظہ فرمائیں:

''کراچی (اسٹاف رپورٹر) معروف سماجی شخصیت عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ ختم نبوت پر یقین رکھتا ہوں۔ میری خطا یہ ہے کہ انسانیت کے ناتے کام کرتا ہوں۔ انسانیت کی خدمت کے لئے کوئی بھی مجھے چندہ دے، میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں، ہم سب میں اکثر زکوٰۃ چور، ٹیکس چور اور فضول خرچ ہیں، وہ کہاں سے مسلمان ہوگئے؟ ان خیالات کا اظہار انہوں نے منگل کی دوپہر کراچی پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ عبدالستار ایدھی نے کہا کہ اللہ کے فضل سے میں سنی العقیدہ مسلمان ہوں، پانچ وقت نماز پڑھتا ہوں اور ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتا ہوں، تاہم مجھے کوئی کچھ بھی کہے، میں ان کے فساد میں نہیں پڑتا۔ میں مولوی نہیں بلکہ ایک سیدھا سادا مسلمان ہوں۔ انہوں نے کہا میں ہر جگہ انسانیت کا پیغام دینے جاتا ہوں۔ اسلام کے طریقے سے دولت

تقسیم کرنے، ظلم، غربت، مہنگائی ختم کرنے کے لئے ہمیں کام کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا مجھے جب دیکھو اسلام سے خارج کردیا جاتا ہے اور بعد میں مجھے کلمہ پڑھا کر دوبارہ مسلمان بنادیا جاتا ہے۔‘‘

ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جناب ایدھی صاحب! آپ تو تفریق نہیں مانتے، لیکن جن قادیانیوں نے آپ کو اس ایوارڈ سے نوازا ہے، کیا آپ نے ان سے پوچھا ہے کہ وہ آپ کی اس بات کو مانتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہ آپ کی اس بات کو نہیں مانتے اور پھر بھی آپ کے لئے اس ایوارڈ کی قربانی دے رہے ہیں تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ بلا کسی منصوبے اور پروگرام کے ہوا ہے؟ ایسا قطعاً نہیں ہے بلکہ ان قادیانیوں نے اپنے جھوٹے نبی کی جھوٹی تبلیغ کو فروغ دینے، اپنے آقاؤں کو راضی اور خوش کرنے اور امت مسلمہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے ان پاؤنڈوں کی قربانی دی ہے اور اب ایک ہفتہ بعد آپ پریس کانفرنس کر کے کہہ رہے ہیں کہ میں ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہوں تو آپ بتائیے کہ یہ کیا ہے؟ آپ کو اس کی وضاحت کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ غالباً آپ بھی سمجھتے ہیں کہ قادیانیوں سے ملنا، ان سے تعلقات رکھنا اور ان سے تعاون لینا مسلمان اس کو قطعاً برداشت نہیں کرتے۔ کیونکہ قرآن کریم مسلمانوں کو یہی تعلیم دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

’’لا تجد قوماً یومنون باللّٰہ والیوم الآخر یوادون من حادی اللّٰہ ورسولہ ولوا کانوا آباء ھم او ابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم....‘‘ (المجادلہ:۲۲)

ترجمہ:... ’’جولوگ اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، آپ ان کو نہ دیکھیں گے کہ وہ ایسے شخصوں سے دوستی رکھیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے برخلاف ہیں گو وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبہ ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

جب کہ قادیانیوں کی تمام تر تبلیغ، جدوجہد اور کوششیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے مخالف ہیں۔

جناب ایدھی صاحب! مسلمان اپنی جان، اپنا مال، آل واولاد، اپنی عزت و وقار، تعلقات، برادری، قبیلہ سب کچھ قربان کرسکتا ہے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور دشمنوں کے ساتھ کبھی صلح نہیں کرسکتا۔ آپ کیسے مسلمان ہیں کہ چند ٹکوں کی خاطر آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں اور دشمنوں سے ایوارڈ وصول کررہے ہیں اور ان کی تعریفوں میں رطب اللسان اور دعائیں دے رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے مقصد اور مشن میں کامیاب کرے؟

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ قادیانیوں کا مقصد اور مشن مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے جدا کرکے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی سے وابستہ کرنا اور انہیں مرتد بنا کر جہنم کا ایندھن بنانا ہے۔ ہر مرزائی اور قادیانی ہر مسلمان کو کافر، پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتا ہے۔ جیسا کہ مرزا مرود لکھتا ہے:

’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ علیہ السلام کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا یا عیسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے مگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل:۱۱۰)

جناب ایدھی صاحب! یہ ہے ان کا مشن جس کے لئے آپ انہیں کامیابی کی دعائیں دے رہے ہیں۔ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

مسلم عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ جناب ایدھی صاحب کی یہ پریس کانفرنس پاکستانی مسلم عوام کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش اور جناب ایدھی صاحب کا قادیانیوں سے یہ ایوارڈ وصول کرنا انسانیت کی خدمت کے لئے نہیں بلکہ مال وزر کی ہوس ہے جو انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کی چوکھٹ پر لے گئی ہے اور اسی طرح ان کا مسلمانوں کو ظالم، خائن، ٹیکس چور اور زکوٰۃ نہ دینے والا کہنا بھی ان قادیانیوں کو خوش کرنے کے لئے ہے۔

پاکستانی عوام بھی آپ سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جناب ایدھی صاحب ۲۰۰۷ء میں آپ کی بیوی بننے والی خاتون جو ایک دن میں چار ہزار روپے والا پرفیوم استعمال کرتی تھی اور جاتے وقت ہمارے خون پسینے کی کمائی اور صدقہ و خیرات میں دی گئی رقوم میں سے سات کروڑ روپے غبن کرکے آپ کو چھوڑ کر بھاگ چکی ہے، اس خطیر رقم کا حساب کس کے ذمہ ہے اور آپ نے اس کے خلاف کیا کارروائی کی ہے؟

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

نام نہاد مبلغ وحید الدین خان

محمد عبداللہ بن عباس

دین دشمن قوتوں کا آلۂ کار

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے ساتھ ہی اختلاف شروع ہوگیا، مگر اختلاف کرنے والوں کو قرآن وحدیث سے جب صحیح جواب ملا تو انہوں نے رجوع کرلیا اور قائل ہوگئے، جو قائل نہ ہوئے، وہ آج بھی باعث عبرت ہیں، تاریخ میں انہیں اچھے ناموں سے یاد نہیں کیا جاتا۔

عصر حاضر میں اسلام پر فکری ونظریاتی یلغار کا سلسلہ نہ صرف جاری ہے، بلکہ روز بروز اس میں شدت آرہی ہے۔ دشمنان اسلام، اسلام کا نقشہ بگاڑنے کے لئے خاص منصوبہ بندی اور تن دہی سے کام کررہے ہیں، کوئی موقع وہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے، ان کی خواہش ہے کہ آنے والی نسلوں تک ”معتدل اسلام“ (جو ان کی نظر میں معتدل ہے) پہنچایا جائے۔ اور آہستہ آہستہ مسلمانوں میں سے اسلامی تشخص اور اسلام دوستی ختم کرادی جائے۔ دشمن کی بہترین چال یہ ہوتی ہے کہ مخالف کے اندر ہی سے کوئی ایسا شخص ڈھونڈا جائے، جسے اپنے مذموم مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اس پُرفتن دور میں اکابرین ملت اور اساطین امت کے بارے میں زہرافشانی اور ان کے خلاف بدگمانی نے فیشن کی صورت اختیار کرلی ہے اور سستی شہرت حاصل کرنے کا یہ بہترین نسخہ بھی ہے۔ نئی تحقیق کے مدعی سے مرعوب مفکر سارا زور اسی بات پر صرف کرتے ہیں کہ موجودہ دور کے مسلمانوں کو جس طرح بھی ہوپائے، اپنے اسلاف سے بدگمان کردیا جائے۔ ہر نیا محقق ومفکر یہ کہتا ہے کہ اکابرین سلف نے وقت کے تقاضوں کو نہ سمجھا، نہ سمجھنے کی کوشش کی اور نہ انہوں نے موجودہ دور کی بدلتی ہوئی صورت حال پر غور وفکر کیا۔

دین کی حفاظت اور دفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے مخصوص بندوں، علمائے کرام اور اولیائے عظام سے کام لیا ہے، جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا، یہی جان نثار اور سرفروش بندے سر پر کفن باندھ کر اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے میدان میں آئے اور ہر قسم کی قربانیاں پیش کرکے اس فتنہ کو ہمیشہ کے لئے دفن کردیا اور اسلام کے پرچم کو سربلند رکھا۔ فتنۂ اعتزال ہو یا فتنۂ خارجیت ہو یا فتنۂ بدعت، ان سب کے مقابلے پر ہمیشہ یہی بندگان خدا سامنے آئے اور اپنا اپنا کام کرگئے۔ ہندوپاک ہمیشہ طرح طرح کے فتنوں کی آماج گاہ بنے رہے ہیں۔ مغلیہ دور میں اگر اکبر بادشاہ کے دین الٰہی کا فتنہ اٹھا تو اس کی سرکوبی کے لئے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ میدان میں آئے اور اس فتنہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اکھاڑ کر نیست ونابود کردیا۔

موجودہ دور کے نام نہاد مفکر وحید الدین خان جنہیں بزعم خود دینی راہ نمائی کرتے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے اور اس عرصہ میں وہ ایک فکری کام کے سوا اسلام کا کوئی تعمیری کام نہیں کرپائے۔ وحید الدین خان کا اندرون چنگیز خان سے زیادہ تاریک تر ہے، ابتداء میں وحید الدین خان ایک عالم دین کے طور پر ابھرے، پھر یکا ڈمال بن کر اسلام کی اخلاقی وبنیادی اقدار سے انحراف کرگئے۔ ان کا قلم دل کش لفظوں، عوامی اسلوب اور آسان زبان کی مدد سے شعائر اسلامی کا مذاق اڑا رہا ہے۔ دین حق کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ کرنا اور محسنین امت کا تمسخر اڑانا، ان کا محبوب مشغلہ ہے اور تو اور آقائے محترم ﷺ کی عزت وناموس کا دفاع کرنے کی بجائے وحید خان صاحب ان لوگوں کا دفاع کرنے کے لئے قلم اٹھاتے نظر آتے ہیں، جن ملعونوں نے آقائے دوجہاں ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی۔

آغاز اسلام سے آج تک امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کا اس بات پر اجماع ہے کہ کسی مسلمان کی طرف سے نبی رحمت ﷺ کی شان مقدس میں گستاخی وسب وشتم بدترین قسم کا ارتداد ہے اور ایسا شخص مباح الدم (جائز خون) اور واجب القتل ہے۔ محسنین امت، ائمہ، فقہاء، محدثین اور مفسرین شاتم رسول کو قتل کرنے کا فتویٰ دیتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، فقہاء، مجتہدین کے درمیان اس سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تاریخ میں ہمیں کئی مثالیں ملتی ہیں۔

سب سے پہلے ہم قرآن وحدیث سے دلائل دیکھیں گے، جنہیں محسنین امت نے نقل کیا ہے، جنہیں جواز بنا کر اکابرین امت نے شاتم رسول کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے، اس کے بعد ہم وحید الدین خان کی تحریروں پر نظر دوڑائیں گے کہ وحید الدین خان صاحب کس طرح خوش الفاظی سے اجماع امت سے

انحراف کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کی عزت واحترام کا معاملہ اللہ رب العزت کو بھی مطلوب ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَاتَجْھَرُوْا لَہٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَاتَشْعُرُوْنَ۔" (الحجرات:۲)

ترجمہ:...... "اے ایمان والو! نبی کی آواز پر اپنی آوازیں بلند نہ کرو اور نہ نبی سے اس طرح زور سے بولو جس طرح ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو کہ تمہارے اعمال اکارت ہوجائیں اور تمہیں احساس بھی نہ ہو۔"

رسول اللہ ﷺ سے سب سے زیادہ محبت کمال ایمان کی اہم شرط ہے۔ سورۂ توبہ میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ" (التوبہ:۶۱)

ترجمہ:...... "اور جو لوگ دکھ دیتے ہیں اللہ کے رسول کو، ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

"عن أنسؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ: لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیہ من والدہ وولدہ والناس أجمعین۔"

(صحیح بخاری، ج:۱، ص:۷)

ترجمہ: "حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، نبی پاک ﷺ نے فرمایا: کہ: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب تک میری ذات سے اسے اپنے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہوجائے۔"

نبی محترم ﷺ کے دور مبارک میں ایک نابینا صحابیؓ کے پاس لونڈی تھی، جس کے بطن سے ان کے دو بچے تھے، وہ نبی اقدس ﷺ کی شانِ مقدس میں بدزبانی کرتی اور گالیاں دیتی وہ (صحابیؓ) اسے روکتے لیکن وہ اس حرکت سے باز نہ آتی، ایک رات اس نے حضور ﷺ کے بارے میں بدزبانی کی، وہ نابینا صحابیؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے ضبط نہ ہوسکا، میں نے ایک کدال لے کر اس کے پیٹ میں گھسادیا، جس سے وہ مرگئی، اس واقعہ کا ذکر نبی ﷺ کے سامنے کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں اسے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ وہ اٹھ کر سامنے آجائے، اس پر وہ نابینا صحابیؓ آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ معاملہ میرے ساتھ ہوا ہے۔ میں اس لونڈی کا مالک تھا، وہ میری اولاد کی ماں تھی۔ میرے ساتھ اس کا رویہ بہت شائستہ اور نرم تھا، اس کے بطن سے میرے دو موتیوں جیسے بچے ہیں، مگر وہ حضور ﷺ کے بارے میں بدزبانی کرتی اور گالیاں دیتی تھی، میں اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی تھی۔ گزشتہ رات اس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو مجھ سے ضبط نہ ہوسکا، میں نے کدال لیا، اس کے پیٹ پر رکھ کر اسے اوپر سے دبایا، جس سے وہ قتل ہوگئی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الا اشھدوا ان دمھا ھدر" (نسائی، کتاب تحریم الدم، باب الحکم فی من سب النبی ﷺ)

ترجمہ:...... "گواہ رہو کہ اس کا خون ساقط ہے۔"

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من لکعب بن الأشرف؟ فإنہ قد آذی اللہ ورسولہ"۔

ترجمہ:...... "کون ہے جو کعب بن اشرف کو ٹھکانے لگائے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔"

اس پر محمد بن مسلمہؓ آگے بڑھے اور انہوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کردیا جائے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں" محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس سے بات کہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں کہہ لینا۔ محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے۔ محمد بن مسلمہؓ کے ساتھ ابوعبس بن جبرؓ، حارث بن اوسؓ اور عباد بن بشرؓ بھی تھے۔ کعب بن اشرف خوشبو میں بسا ہوا تھا۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ تم مجھے اپنے سر کی خوشبو سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں محمد بن مسلمہؓ نے اس کے سر کو سونگھا، پھر اپنے ساتھیوں سے کہا تم بھی سونگھو، جب انہوں نے کعب بن اشرف کو اچھی طرح قابو کرلیا تو ساتھیوں سے کہا کہ اپنا کام کرگزرو، چنانچہ ان لوگوں نے اسے قتل کردیا۔ (صحیح بخاری کتاب المغازی، ج:۲، ص:۵۷۶)

امام محمد بن الفرج ابن الطلاع الاندلسی نے اپنی کتاب "اقضیۃ الرسول" (اردو ترجمہ: مولانا محمد ضیاء الرحمٰن اعظمی) کے ص:۱۹۴ پر تحریر کیا ہے کہ "حضرت خالد بن ولیدؓ نے ایک ایسی عورت کو قتل کردیا، جس نے آنحضرت ﷺ کو گالیاں دی تھیں۔

عمیر بن امیہؓ نے اپنی بہن کو قتل کردیا، جو مشرکہ تھی اور نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی۔ ہوا یوں

کہ ایک دن عمیرؓ نے تلوار سے اپنی بہن کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ عمیرؓ کے بھانجے کہنے لگے کہ ہمیں پتا چل گیا ہے کہ کس نے ہماری بہن کو قتل کیا ہے۔ عمیرؓ کو خدشہ پیدا ہوا کہ کہیں ان کی بہن کے بدلے ایسے شخص کو قتل نہ کر دیا جائے، جو قاتل نہ ہو۔ عمیرؓ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضور ﷺ نے پوچھا تم نے اپنی بہن کو قتل کیا ہے؟ عمیرؓ نے اثبات میں سر ہلایا۔ نبیؐ نے پوچھا کیوں؟ حضرت عمیرؓ نے کہا کہ آپ ﷺ کے بارے میں مجھے اذیت پہنچایا کرتی تھی۔ حضور ﷺ نے اس عورت کا خون ساقط کر دیا۔

(اقضیۃ الرسول، ص:۱۹۷)

ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی زبان سے اذیت پہنچائی تو ابو برزہ اسلمیؓ نے اسے قتل کرنا چاہا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ: "نبی ﷺ کے بعد کسی شخص کا یہ مقام نہیں ہے کہ اسے گالیاں دینے والے کو قتل کر دیا جائے"۔

(اقضیۃ الرسول، ص:۱۹۷)

معلوم ہوا کہ: سیدنا ابوبکر صدیقؓ کا مسلک بھی یہی ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں زبان درازی کرے، اسے قتل کر دیا جائے۔

حافظ ابن تیمیہؒ نے اپنی مشہور کتاب "الصارم المسلول" میں لکھا ہے:

"قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے جو مسلمان رسول اکرم ﷺ کی تنقیص کرے اور سب وشتم کرے، اس کے قتل اور تکفیر پر امت مسلمہ کا اجماع ہے۔ جلیل القدر امام اسحاق بن راہویہؒ فرماتے ہیں مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کیا یا اللہ کی نازل کی ہوئی کسی بات کا انکار کیا یا اللہ تعالیٰ کے بھیجے کسی نبی کو قتل کیا، وہ کافر ہو گیا، خواہ وہ اللہ کی نازل کی ہوئی تمام باتوں کا اقرار کرتا ہو"۔

خطابیؒ لکھتے ہیں: مجھے کسی مسلمان کا اس بات میں اختلاف معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر سب وشتم کرنے والے کا قتل واجب ہے۔ محمد بن سحنونؒ فرماتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کرنے والا اور آپ کی تنقیص کرنے والا کافر ہے، اس کے لئے اللہ کے عذاب کی وعید آئی ہے، امت مسلمہ کے نزدیک اس کے قتل کا حکم ہے اور اس کے کفر اور عذاب میں شک کرنے والا کافر ہے۔ آگے فرماتے ہیں:

"وتحرير القول فيه: ان الساب ان كان مسلماً فانه يكفر ويقتل بلاخلاف، وهو مذهب الأئمة الأربعة وغيرهم، وقد تقدم ممن حكى الاجماع على ذلك اسحاق بن راهويه وغيره"۔

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ص:۵)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب وشتم کرنے والا اگر مسلمان ہے تو اپنے اس عمل کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے، اسے قتل کیا جائے گا۔ یہی ائمہ اربعہؒ اور دوسرے ائمہؒ کا مذہب ہے۔ اس سلسلے میں اسحاق بن راہویہؒ وغیرہ نے اجماع نقل کیا ہے۔

امام تقی الدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی السبکیؒ اپنی کتاب (السیف المسلول علی من سب الرسول) میں لکھتے ہیں:

قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ جو مسلمان رسول اکرم ﷺ کی تنقیص کرے اور سب وشتم کرے، اس کے قتل پر امت کا اجماع ہے ابوبکر بن المنذرؒ فرماتے ہیں اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص حضور ﷺ کو سب وشتم کرے، اس کی سزا قتل ہے۔ مالک بن انسؒ، لیث بن سعدؒ، احمد بن حنبلؒ، اسحاق بن راہویہؒ نے یہی بات کہی ہے، امام شافعیؒ کا بھی یہی مذہب ہے۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ سب وشتم کرنے والا اگر مسلمان ہے تو اس کے بارے میں امام ابوحنیفہؒ اور اس کے تلمیذ سفیان ثوریؒ، اہل کوفہ اور امام اوزاعیؒ نے بھی قتل کا حکم لگایا ہے۔

حافظ ابن تیمیہؒ صحابہ کرامؓ کے اجماع کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جہاں تک اجماع صحابہؓ کا تعلق ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنے متعدد واقعات میں صحابہ کرامؓ سے (شاتم رسول کا واجب القتل ہونا) منقول ہے، جنہیں شہرت واستفاضہ حاصل ہو جاتا ہے اور کوئی صحابیؓ اس بات کا منکر نہیں ہے"۔

(الصارم المسلول علی شاتم الرسول ﷺ)

یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ کسی فرعی مسئلہ میں اس سے زیادہ مضبوط طریقہ سے صحابہ کرامؓ کے اجماع کا دعویٰ نہیں کیا جا سکتا۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول)

کسی بھی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی رائے کو رسول اللہ ﷺ کے ارشاد یا حکم پر مقدم کرنے کی کوشش کرے۔

حضور ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے۔ مسلمان جتنا بھی گناہ گار ہو بے عمل ہو، اگر اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے تو وہ ناموس رسالت ﷺ کے خلاف ایک حرف بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

کون ہے جو ملعون سلمان رشدی کو نہیں جانتا، اس نے ایک کتاب لکھی، جس میں اس نے آقائے محترم ﷺ کی جس قدر اہانت اور سب وشتم

کی،اس کی نظیر ہمیں تاریخ میں نہیں ملتی۔اس کی کتاب کے خلاف پورے عالم اسلام میں جو ردعمل سامنے آیا، وہ غیرت ایمانی اور حمیت کا تقاضا تھا،ملعون رشدی نے سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی تنقیص اور توہین کی، خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑایا، امہات المؤمنینؓ کا پوری بے حیائی اور دیدہ دلیری کے ساتھ ذکر کیا۔ جو کچھ اس نے لکھا، اسے یہاں لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں، دماغ کی نسیں تن جاتی ہیں۔ اسلامی شریعت کی رو سے سلمان رشدی کے جرم کی سزا واضح اور قطعی ہے۔سلمان رشدی کے بارے میں عصر حاضر کے اکابر علماء نے قتل کا فتویٰ دیا ہے، رشدی کفریات کی اشاعت کر کے اور ان پر اصرار کر کے مرتد ہو چکا ہے۔ اہانت انبیاء اور سب صحابہؓ کی وجہ سے اس کا جرم ارتداد اور سنگین ہو چکا ہے، اس کا جرم ناقابل معافی ہے، اس ملعون کو قتل کرنا ثواب اور دین کی نصرت ہے۔علمائے حق اس بات پر یک سو ہیں۔شریعت میں رشدی کے جرم کی سزا اتنی واضح ہے کہ اس کے بارے میں ذرہ برابر بھی گنجائش نہیں ہے۔

مگر ستم ظریفی دیکھیے، یہ نام نہاد مفکر (وحید الدین خان) رشدی کے دفاع میں قلم اٹھاتا ہے اور موجودہ دور کے جو مسلمان، رشدی کے اس عمل کی وجہ سے رشدی کے خلاف ہیں،ان کی نہ صرف تضحیک کرتا ہے، بلکہ انہیں ''جاہل''،''متشدد''،''احمق''،''نادان'' اور''بے عقل'' جیسے القاب سے نوازتا ہے۔مسلمانوں کی محبت رسول کے مظہر کو''لغو''،''فضول''،''شور وغل'' اور''چیخ وپکار'' کہنے سے بھی نہیں جھجکتا۔

۶/اپریل ۱۹۲۹ء میں ایک ہندو راج پال نے معاذ اللہ آقائے محترم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور دل آزار کتاب لکھی۔ایک مسلمان نوجوان جسے تاریخ غازی علم دین شہیدؒ کے نام سے جانتی ہے،اس نے اس بدبخت کو قتل کر دیا۔غازی علم الدین شہیدؒ کے اس عمل سے مسلمانوں کا سر بلند ہوا، یہاں تک کہ علامہ اقبال جیسا فہیم وفطین دانشور اپنی حسرت کو ان الفاظ میں ظاہر کیے بغیر نہ رہ سکا۔

''اسیں تے گلاں ای کردے رہ گئے......ترکھاناں دامنڈا بازی لے گیا''۔

(ہم تو باتیں ہی کرتے رہے اور بڑھئی کا لڑکا بازی لے گیا)

اس وقت قادیانی گروہ کا سربراہ مرزا محمود (خلیفہ قادیان) غازی علم الدین شہیدؒ کے اس مبارک اور باغیرت عمل پر یوں تبصرہ کرتا ہے:

''انبیاء کی عزت کی حفاظت قانون شکنی کے ذریعہ نہیں ہو سکتی، وہ نبی بھی کیا نبی ہے، جس کی عزت کو بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں، جس کے بچانے کے لئے اپنا دین تباہ کرنا پڑے۔ یہ سمجھنا کہ محمد رسول اللہ کی عزت کے لئے قتل کرنا جائز ہے، سخت نادانی ہے۔ وہ لوگ (غازی علم الدین شہید) جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں، وہ بھی مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں اور جوان کی پیٹھ ٹھونکتا ہے، وہ بھی قوم کا دشمن ہے۔ میرے نزدیک تو اگر یہی شخص (راج پال) کا قاتل ہے جو گرفتار ہوا ہے، تو اس کا سب سے بڑا خیر خواہ وہی ہو سکتا ہے جو اس کے پاس جاوے اور اسے سمجھائے کہ دنیاوی سزا تو تمہیں اب ملے گی ہی، لیکن قبل اس کے کہ وہ ملے، تمہیں چاہئے خدا سے صلح کر لو۔اس کی خیر خواہی اسی میں ہے اسے بتایا جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے''۔ (مرزا محمود احمد، مندرجہ اخبار الفضل قادیان، جلد ۱۹، نمبر ۸۲ص: ۷-۸مورخہ ۱۹، اپریل ۱۹۲۹ء)

مرزا محمود کے اس بیان کو پڑھ کر آپ وحید الدین خان کے اس بیان پر نظر ڈالئے، حقیقت آپ پر آشکارا ہو جائے گی۔''ہوا یہ کہ ملک کی تاریخ میں اس کو شہید کا مقام دیا گیا، حقیقت میں اس قسم کے عمل کو ناموس رسول ﷺ کے نام پر بے فائدہ جان دینا تو کہہ سکتے ہیں، مگر اسے ناموس رسول ﷺ کی حفاظت کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ قربانی نہیں نادانی ہے، جس کا تعلق نہ عقل سے ہے، نہ اسلام سے ہے''۔

(بحوالہ شتم رسول کا مسئلہ، مصنف وحید الدین خان ص: ۷۲)

مندرجہ بالا دونوں بیانات کے درمیان تقریباً ستر برس کا فاصلہ ہے، مگر بغور دیکھیں تو وحید الدین خان کا یہ بیان مرزا محمود کے بیان کا جدید ایڈیشن معلوم ہوتا ہے۔ (جاری ہے)

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خالد فیصل ندوی

مہمان کے حقوق و آداب

ترجمہ: ''اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپؐ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی؟ جب وہ ان کے پاس آئے تو سلام کیا اور حضرت ابراہیمؑ نے سلام کا جواب دیا (اور دل میں کہا کہ) یہ تو اجنبی لوگ (معلوم ہوتے) ہیں، پھر وہ (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کے پاس گئے اور (ان مہمانوں کے لئے) ایک فربہ بچھڑے (کا بھنا ہوا گوشت) لائے اور اس کو ان کے سامنے پیش فرمایا پھر وہ ان سے بولے کہ آپ لوگ کھاتے نہیں؟'' (الذاریات)

اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا بنائی، مختلف مخلوقات سے اس کو سجایا اور سنوارا ہے اور تمام مخلوقات میں بنی آدم کو اشرف اور افضل قرار دیا ہے اور ان کے اندر انس و محبت، ربط و تعلق، وحدت و اتحاد، تعاون و ہمدردی اور ایثار و ترجیح وغیرہ کے نیک جذبات ودیعت فرمائے ہیں اور دین اسلام نے ان انسانی خاصیات میں مزید موثر ترغیب دے کر ان کو بڑا استحکام بخشا ہے، ان خاصیات کی بڑی فضیلت احادیث مبارکہ میں بیان ہوئی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں آپؐ نے انس و محبت کو تمام خیر و خوبی کی اصل قرار دیا ہے، آپؐ کا ارشاد ہے کہ:

''مومن سراپا الفت و محبت ہے اور اس آدمی میں سرے سے کوئی خیر و خوبی نہیں ہے جو نہ تو دوسروں سے محبت کرے اور نہ دوسرے ہی اس سے محبت کریں۔'' (مشکوٰۃ)

ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر واجب ہے کہ میں ان لوگوں سے محبت کروں جو لوگ میری خاطر آپس میں محبت اور دوستی کرتے ہیں اور میرا ذکر کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور میری محبت کے سبب ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور میری خوشنودی چاہنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں۔''

اسی طرح ان انسانی خاصیات کے اسباب اور ذرائع اختیار کئے جانے کی بڑی تاکید اور ترغیب آپؐ نے مختلف احادیث مبارکہ میں امت مسلمہ کو دی ہے، ایک حدیث میں آپؐ نے نہایت ہی جامع انداز میں فرمایا ہے:

''ایک مسلمان اگر سلام کرے تو سلام کا جواب دو، دعوت کرے تو اسے قبول کرو، بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو، چھینک آئے تو جواب میں ''یرحمک اللہ'' کہو، اس کے مرنے پر جنازہ میں شرکت کرو اور اس کے لئے وہ پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرو۔'' (ترمذی)

مذکورہ بالا انسانی خاصیات کے چھ اسباب و ذرائع میں سے ایک اہم اور موثر وسیلہ و ذریعہ دعوت و ضیافت بھی ہے، درحقیقت مہمان نوازی دنیا کی معاشرتی ضروریات میں سے بہت ہی اہم ضرورت ہے بلکہ یہ انسانی فریضہ ہے اور حضرات انبیاء کرام کی سنت ہے اور دین اسلام میں اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ قرآن کریم کی چند سورتوں (ہود:۷۸، حجر:۵۱، کہف:۷۷، ذاریات:۲۴ر۲۷) میں مختلف اسلوب میں الگ الگ مضامین کے تحت ضیافت و مہمانی کا ذکر موجود ہے، نیز احادیث مبارکہ میں بھی بہت تفصیل کے ساتھ مہمان اور مہمان نوازی کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

مہمان تحفۂ الٰہی ہیں، آپ کا ارشاد ہے کہ:

''جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے تحفہ بھیجتے ہیں، آپؐ سے معلوم کیا گیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! وہ تحفہ کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ (وہ تحفہ) مہمان ہیں۔'' (کنز العمال)

مہمان سراپا خیر و برکت اور مغفرت و بخشش ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ:

''مہمان لوگوں کے یہاں اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب جاتا ہے تو گھر والوں کی مغفرت کرا کر جاتا ہے۔'' (دیلمی)

اسی طرح مہمان گھروں میں فرشتوں کی آمد اور ان کی دعائے رحمت کے موجب ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ:

''جس گھر میں مہمان نہیں آتے تو اس گھر میں رحمت کے فرشتے بھی داخل نہیں ہوتے ہیں۔''

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

"تم میں سے ہر ایک میزبان کے لئے فرشتے برابر دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ دستر خوان، مہمان کے سامنے بچھا رہے، یہاں تک کہ دستر خوان اٹھالیا جائے۔" (طبرانی)

فی الواقع ضیافت ومہمانی سراسر خیر وبھلائی کی پہچان ہے اور مہمان نوازی سے محرومی میں سارے خیر سے محرومی کا امکان ہے، ایک حدیث میں ہے کہ:

"اس آدمی میں کوئی بھلائی نہیں ہے جو مہمان نواز نہ ہو۔" (احمد وبیہقی)

یہ بات قابل ذکر ہے مہمان کی خاطر تواضع کی مدت تین دن ہے، پہلا دن خصوصی اہتمام وتکلف کا ہے، اس لئے پہلے دن ہر مومن کو انتہائی خوش دلی اور پورے شوق ورغبت کے ساتھ مہمان کی ضیافت کرنی چاہئے، بقیہ دو دن بھی اہتمام وتکلف کے مستحق ہیں، لیکن اگر اہتمام نہ ہوسکے تو کوئی حرج نہیں ہے، آپ کا ارشاد ہے کہ:

"جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں، انہیں اپنے مہمانوں کی خاطر تواضع کرنی چاہئے، مہمان کے انعام (اہتمام اور تکلف والے کھانے) کا موقع پہلا دن ورات ہے اور مہمان نوازی تین دن اور تین رات ہے، اس کے بعد میزبان جو کچھ کرے، اس کے لئے صدقہ ہوگا۔" (بخاری ومسلم)

الغرض مہمان بڑے ہی عزت والے اور بہت ہی خیر وبرکت پہنچانے والے ہیں، اس لئے اسلامی شریعت نے ان کے کچھ حقوق امت مسلمہ پر عائد کئے ہیں، ایک لمبی حدیث میں آپ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو مخاطب کرکے فرمایا: "تم پر تمہارے مہمانوں کا بھی حق ہے۔" (بخاری)

اسی طرح دیگر احادیث مبارکہ میں مہمان کے مختلف حقوق بیان ہوئے ہیں، ان میں سے قابل ذکر دو حقوق درج ذیل ہیں:

ہم مسلمانوں پر مہمان کا پہلا حق یہ ہے کہ ان کی آمد پر ان کا شایان شان استقبال کیا جائے، مسرت وشادمانی، تعظیم وتکریم اور محبت والفت کا اظہار کیا جائے، کیونکہ قرآن کریم کی سورۂ ذاریات (۲۴/۲۷) میں بیان کردہ واقعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہمان کی آمد اور ان کے سلام کرنے پر والہانہ انداز میں استقبال کیا جائے اور ان کے سلام کا نہایت زوردار انداز میں جواب دیا جائے اور تہہ دل سے ان کی تعظیم وتکریم کی جائے اور نہایت ہی نرمی اور ملائمت کے ساتھ ان سے بات کی جائے، کیونکہ مہمان قابل عزت وعظمت ہوا کرتے ہیں، اسی طرح احادیث مبارکہ میں مہمان کی تکریم کی بڑی ترغیب اور تاکید آتی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ مہمان کا اکرام ایمان کامل کی پہچان ہے، آپ کا ارشاد ہے کہ: "جو لوگ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر کامل ایمان رکھتے ہوں، انہیں اپنے مہمان کی تعظیم وتکریم کرنی چاہئے۔" (بخاری ومسلم) اور ایک دوسری حدیث میں آپ نے ہم اہل ایمان کو واضح حکم دیا ہے کہ:

"جب تمہارے پاس تمہاری زیارت کرنے والا (مہمان) آئے تو تم لوگ ان کا اکرام کرو۔" (اتحاف السادۃ) اسی طرح اگر معزز مہمان آئیں تو ان کی شایان شان تعظیم کرنی چاہئے، ایک حدیث میں ہے کہ: "جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز مہمان آئے تو تم لوگ ان کا اکرام کرو۔" (ابوداؤد، ابن ماجہ) نیز اکرام مسلم اللہ تعالیٰ کی تعظیم کا موجب ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: "جو اپنے مومن بھائی کا اکرام کرے تو گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تعظیم وتکریم کی۔" (ترغیب) مہمان کے اکرام کا تقاضا ہے کہ مہمان کی ذرہ برابر ناقدری نہ کی جائے، ان کی عزت نفس کا پورا پورا خیال رکھا جائے اور ان کی عزت وآبرو پر کوئی آنچ نہ آنے دی جائے اور کسی بھی حال میں ذلیل وخوار نہ کیا جائے، کیونکہ مہمان کی بے عزتی میں میزبان کی بے عزتی ہے۔

مہمان کا دوسرا اہم حق یہ ہے کہ میزبان اپنی استطاعت کے مطابق، خوب اہتمام وتکلف کے ساتھ ان کو کھلائے اور پلائے، ان کی خاطر تواضع میں کوئی کسر نہ چھوڑے، کیونکہ مہمان کی ضیافت بہت ہی اجر وثواب والا کام ہے ایک حدیث میں ہے کہ:

"جس گھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، وہاں خیر (رزق، برکت اور بھلائی) اتنی تیزی سے پہنچتی ہے جتنی تیزی سے چھری بھی اونٹ کے کوہان کی طرف نہیں پہنچتی۔" (ابن ماجہ)

اسی طرح دیگر احادیث مبارکہ میں ضیافت کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: "مہمان نوازی انسان کے سب سے افضل اور بہتر ہونے کی دلیل وپہچان ہے۔" آپ کا ارشاد ہے کہ: "تم میں سے سب سے بہتر وہ آدمی ہے جو (عام لوگوں، خاص کر مہمانوں کو عمدہ) کھانا کھلائے۔" (احمد وحاکم) نیز مہمان نوازی جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے، آپ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

"جو بندہ اپنے (مہمان) بھائی کو پیٹ بھر کر روٹی کھلائے اور جی بھر کر پانی پلادے تو اللہ تعالیٰ اس بندہ اور جہنم کے درمیان سات خندقوں (گڑھوں) کا فاصلہ پیدا فرمادیں گے اور ہر دو خندق کے درمیان سات سو سال کی مسافت ہوگی۔" (بیہقی ونسائی)

مہمان نوازی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام خاص طور پر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور حضرات صحابہ کرامؓ اور اسلاف کرامؒ کا مستحسن اور پسندیدہ عمل ہے، چنانچہ قرآن مجید کے بیان کردہ قصہ میں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے معزز مہمانوں کے سامنے، نہایت ہی فربہ بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت پیش فرمایا اور نہایت ہی عمدہ اسلوب میں کھانے کی دعوت دی، قرآن کریم نے اس قصہ کے ذریعہ امت مسلمہ کو مہمان کی ضیافت کا بہترین درس دیا ہے اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی کا مثالی نمونہ ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ:

”حضرت ابراہیم جب کھانا تناول فرمانے کا ارادہ کرتے تو ایک دو میل تک اپنے ساتھ کھانے والے مہمان کی تلاش میں نکل جاتے تھے۔“ (اتحاف السادة)

اسی طرح حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی بہت زیادہ مہمان نواز تھے، نہایت فراخ دلی سے مہمان کی ضیافت فرمایا کرتے تھے، اصحاب صفہ کے دس دس آدمیوں کو اپنے ہمراہ لے جایا کرتے تھے، نیز مہمان نوازی کے لئے بہت زیادہ اہتمام فرمایا کرتے تھے کہ یہاں تک اگر مہمان کی آمد پر آپ کے یہاں کچھ نہ ہوتا تو آپؐ قرض لے کر مہمان کی خاطر تواضع فرمایا کرتے تھے، چنانچہ آپؐ کے خادم حضرت ابو رافعؓ نے بیان کیا ہے کہ آپؐ کے یہاں ایک مہمان آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ فلاں یہودی کے پاس جاؤ اور کہو کہ میرے یہاں ایک مہمان آ گیا ہے، تھوڑا آٹا ادھار دے دو، رجب کے مہینے میں ادا کر دیا جائے گا، اس یہودی نے کہا کہ جب تک کوئی چیز رہن کے طور پر نہ رکھو گے، میں آٹا ادھار نہیں دوں گا، میں نے آپ کو یہودی کی اس شرط کی اطلاع دی تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ: ”اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آسمان میں بھی امانت دار ہوں اور زمین میں بھی امانت دار ہوں، اگر وہ یہودی بغیر رہن (ضمانت) آٹا ادھار دے دیتا تو بھی میں اس کو ادا کر دیتا، میری زرہ لے جاؤ اور اس کو بطور رہن اس کے پاس رکھ دو۔“ (اتحاف السادة)

اسی طرح آپؐ مہمان کی خاطر مدارات میں مسلم و کافر کا بھی امتیاز نہیں فرماتے تھے بلکہ مہمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھتے اور ان کی ضیافت کو اپنی سعادت سمجھتے تھے اور اسے اصرار کر کے کھلاتے پلاتے، چنانچہ آپؐ کے یہاں ایک مرتبہ ایک کافر مہمان ہوا، آپؐ نے ایک بکری کا دودھ اسے پلایا، وہ سارے کا سارا دودھ پی گیا، آپؐ نے دوسری بکری منگوائی وہ بھی کافی نہ ہوئی، غرض سات بکریوں تک نوبت پہنچ گئی، لیکن جب تک وہ سیر نہ ہو گیا، آپؐ اس کو پلاتے چلے گئے۔ (مسلم) اسی طرح آپؐ اپنے مہمانوں کی بذات خود ضیافت اور خدمت کیا کرتے تھے، حضرت نجاشیؓ کے وفد کی آپؐ نے بڑی مثالی خدمت کی، آپ کا یہ عمل ہم تمام کے لئے بہترین اسوہ و نمونہ ہے، حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا ہے کہ: ”حضرت نجاشی کا وفد آپ کی خدمت میں آیا تو آپؐ بذات خود وفد والوں کی میزبانی کے فرائض انجام دینے لگے تو حضرات صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ (ان کی خدمت کے لئے) ہم لوگ کافی ہیں، آپ زحمت نہ فرمائیں تو آپؐ نے جواب دیا کہ: ”ہرگز نہیں! ان لوگوں نے میرے مہاجر صحابہ کی خدمت کی ہے، اس لئے میں بھی خود ان کی خدمت اور مدارت کر کے ان کا بدلہ دینا چاہتا ہوں۔“ (اتحاف السادة)

آپؐ کے نقش قدم پر چلنے والے حضرات صحابہ کرامؓ کے نزدیک بھی مہمان نوازی بہت ہی زیادہ محبوب اور پسندیدہ عمل ہے، چنانچہ حضرات صحابہ فرمایا کرتے تھے کہ: ”کھانے پر جمع ہونا، مکارم (بہترین) اخلاق میں سے ہے۔“ نیز حضرات صحابہ کرامؓ قرآن پڑھنے پڑھانے کے لئے جمع ہوتے تو کچھ نوش فرمائے بغیر مجلس برخاست نہیں ہوتی تھی، اور حضرت علیؓ کے بارے میں منقول ہے کہ ان کو مہمانوں کے ساتھ کھانا تناول کرنا بہت محبوب تھا اور ان سے مروی اثر میں ہے کہ: ”ایک صاع کے کھانے پر دوست و احباب کو (مہمانوں کو) جمع کرنا، مجھے ایک غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“ (اتحاف السادة)

اسی طرح اسلاف میں بھی مہمانوں کی بڑی پُرتکلف مہمان نوازی پر خاطر تواضع میں استطاعت کے مطابق زیادہ سے زیادہ اہتمام اور تکلف کرنا مستحسن عمل ہے اور مہمانوں کی ضیافت میں اہتمام و تکلف پر مواخذہ (گرفت) نہیں ہے، چنانچہ حضرت امام حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ: ”ہر وہ (نفقہ) جو انسان اپنے آپ پر، اپنے والدین پر اور دیگر زیر کفالت لوگوں پر خرچ کرتا ہے، سب پر یقینی طور پر سخت حساب لیا جائے گا، لیکن مہمان کی ضیافت میں تکلفات پر محاسبہ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ کو اس سلسلہ میں بازپرس کرنے پر شرم آئے گی۔ (احیاء علوم الدین)

مہمانوں کے ساتھ زیادہ کھانے پر بھی کوئی گرفت نہیں ہوگی، ایک حدیث میں ہے کہ: ”تین قسم کے کھانوں (سحری، افطار اور مہمان کے ساتھ کھانا) پر بندوں سے حساب نہ ہوگا۔“ (ایضاً)

اسی بنا پر بعض اسلاف مہمانوں کے ساتھ زیادہ کھانا تناول فرمایا کرتے تھے، حالانکہ یہ اسلاف جب تنہا کھانا تناول فرماتے تو بہت کم کھایا کرتے تھے۔ (ایضاً) اور مہمانوں کے اکرام میں دسترخوان پر مہمانوں کی گنجائش سے زیادہ کھانا لگانا بھی فائدہ والا عمل ہے اور بچے ہوئے کھانے کے استعمال میں بڑی برکت کا امکان ہے، ایک حدیث میں ہے کہ: ”جب مہمان

کھانے سے ہاتھ روک لیں تو مہمانوں کے بچے ہوئے کھانے، کھانے والوں کا محاسبہ نہیں ہوگا۔" (ایضاً)

نیز حضرت ابوایوب انصاریؓ آپؐ کے بچے ہوئے کھانے میں آپؐ کی انگلیوں کے نشان ڈھونڈتے تھے اور برکت کے حصول کے لئے اسی جگہ سے تناول فرماتے تھے۔

مہمانوں کے ان دو اہم حقوق کے علاوہ اور بھی کئی حقوق ہیں، ان میں سرفہرست ایثار و ترجیح ہے، نیز ان سے اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے خیر و برکت کی درخواست کرنا بھی پسندیدہ عمل ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ کہتے ہیں کہ: "حضرت نبی کریمؐ میرے والد کے یہاں مہمان ہوئے، ہم نے آپؐ کے سامنے "ہریشہ" پیش کیا، آپؐ نے تھوڑا سا تناول فرمایا، پھر ہم نے کھجوریں پیش کیں، آپؐ کھجوریں کھاتے تھے اور گٹھلیاں شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں پکڑ پکڑ کر پھینکتے جاتے تھے، پھر پینے کے لئے کچھ پیش کیا گیا، آپؐ نے نوش فرمایا، جب آپؐ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور درخواست کی کہ آپؐ ہمارے لئے دعا فرمائیں اور آپؐ نے دعا فرمائی کہ: "اے اللہ! تو نے ان کو جو رزق دیا ہے، اس میں برکت فرما، ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔" (ترمذی)

مہمانوں کے ان مذکورہ حقوق کی طرح ہی مہمانوں کے لئے بھی کچھ آداب و واجبات ہیں، جن کو شریعت نے مہمانوں پر عائد کیا ہے، ان کے پاس و لحاظ کرنے میں مہمان اور میزبان دونوں کے لئے بڑے فوائد ہیں، ان آداب میں اپنے (مومن) بھائی کی دعوتیں قبول کرنا، حاضری کے وقت سلام و اجازت طلب کرنا، کھانے کے بعد میزبان کے لئے دعائے خیر کرنا اور خوش زبانی کا اظہار کرنا اہم ترین آداب ہیں، کتاب و سنت میں ان آداب اور اخلاق کی بڑی تفصیل موجود ہے۔

☆☆......☆☆

حضرت اقدس مولانا فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ولادت و خاندانی حالات:

آپ کے والد گرامی کا نام فرزند علی رحمہ اللہ تھا۔ ہاشمی، عباسی ہونے کی وجہ سے قریشی مشہور تھے۔ آپ کی ولادت داؤد خیل (میانوالی) میں ۱۲۷۰ھ (۱۸۵۳/۵۴ء) میں ہوئی۔ ۱۸۹۶ء میں مسکین پور شریف کی مظفر گڑھ میں بنیاد رکھی۔ دورۂ حدیث شریف مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمہ اللہ سے پڑھا۔ ابتداً سید لعل شاہ ہمدانی رحمہ اللہ یاد ولی سے بیعت ہوکر ان کے درویشوں میں رہنے لگے، بڑے خوش نویس تھے، شجرۂ نقشبندیہ عربی رسم الخط میں لکھ کر شیخ کی خدمت میں پیش کیا۔ شیخ بہت خوش ہوئے اور ان کی زبان مبارک سے نکلا واہ قریشی، واہ قریشی، حضرت الشیخ رحمہ اللہ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات سن کر آپ پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی اور زبان پر قہقہہ جاری ہوگیا اور شیخ کی توجہ سے قہقہہ کی کیفیت ختم ہوئی۔ جب ۱۳۱۳ھ مطابق ۱۸۹۶ء میں حضرت لعل شاہ رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ (موسیٰ زئی شریف ڈیرہ اسماعیل خان) کے دست حق پرست پر تجدید بیعت کی۔

۱۳۱۴ھ مطابق ۱۸۴۹ء میں حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمہ اللہ کی وفات ہوئی، تو آپ نے حضرت خواجہ رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند حضرت خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ کے ہاتھ پر تجدید بیعت کی اور سترہ برس تک ان کے درویشوں میں شامل رہے۔

۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹۱۵ء میں حضرت خواجہ سراج الدین رحمہ اللہ نے انتقال فرمایا کہ ان کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت خواجہ محمد ابراہیم مسند ارشاد پر رونق افروز ہوئے تو حضرت قریشی صاحب رحمہ اللہ نے ان کے ہاتھ پر تجدید بیعت کرلی۔ حضرت خواجہ محمد ابراہیم نے خلعت خلافت سے سرفراز فرمایا تو آپ سلسلہ نقشبندیہ کی ترویج و اشاعت میں منہمک ہوگئے۔

ریاست بہاولپور، سندھ اور پنجاب میں ہزاروں لوگوں نے آپ سے اکتساب فیض کیا بالآخر ۸۴ سال کی عمر مبارک میں رمضان المبارک کی چاندرات ۱۳۵۴ھ مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو انتقال فرمایا اور اپنی بنائی ہوئی خانقاہ مسکین پور شریف میں مدفون ہوئے۔ (تاریخ و تذکرہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف، ۵۹۱، ۵۹۲)

ہمارے حضرت اقدس بہلویؒ بھی آپ کے خلفا میں سے تھے۔ حضرت بہلویؒ کے علاوہ چھیاسٹھ حضرات خلافت سے سرفراز ہوئے۔☆

دوسری قسط

اچھے لوگوں کی صحبت اور اس کے اثرات

مولانا سیّد عبداللہ حسنی ندوی

اتباع سنت کیا ہے؟

اتباع سنت بھی لوگوں نے محدود کر دیا، اکثر لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہیں، کہتے ہیں کہ سنت ہے داڑھی ایک مشت ہوجائے اور ٹخنے سے اوپر پائجامہ بس ختم۔ بھائی اتباع سنت کا مطلب ظاہری اور باطنی دونوں سنتوں پر عمل کرنا ہے، جیسے کبوتر کہ اس کے دونوں پر کاٹ دیے جائیں تو نہیں پائے گا، لیکن کبوتر کے اندر جان ہی نہیں تو وہ چاہے کتنا ہی خوبصورت کیوں نہ ہو، کیسے ہی پر کیوں نہ ہوں کوئی فائدہ نہیں۔ جن کے اندر باطنی سنت نہیں ہے تو اس کے بغیر کچھ نہیں ہونے والا۔ ظاہری طور پر دیکھے گئے کہ یہ بڑے متبع سنت ہیں اور دل میں گندگی بھری ہوئی ہے، جب تک ہمارا باطن ٹھیک نہیں ہوگا اور باطن کی سنتوں پر عمل نہیں کریں گے تب تک ہمارے اندر وہ چیز پیدا نہیں ہوسکتی۔ امت کا درد، یہ وہ سب سے بڑی سنت ہے جن کے بغیر انسان کوئی بڑا کام نہیں کرسکتا، جس کو قرآن مجید میں کہا گیا:

"اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایسا لگتا ہے کہ آپ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اپنی جان دے دیں گے۔"

تو ظاہری سنت پر بھی عمل ہو اور باطنی سنت پر بھی عمل ہو تب تو کام بنے گا۔ ہمارے حضرت مولانا دیکھنے میں بڑے سادہ تھے مگر وہ ظاہری اور باطنی دونوں سنتوں پر عمل کرتے تھے، ان کو دیکھ کر معلوم ہوتا کہ اندر کا نور باہر پھوٹ کر آ گیا ہے۔ ایک بار ندوہ میں بڑا اجلاس ہوا، ہندوستان کے بڑے بڑے مشائخ اور علماء آئے تھے اتنے میں ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس نے پوچھا: مولانا علی میاں صاحب سے ملنا ہے؟ لوگوں نے کہا جانتے ہو؟ کہا پہچانتے تو نہیں، لوگوں نے اس کا امتحان لیا، مولاناؒ سامنے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے چاروں طرف بڑے بڑے مشائخ اور علماء تشریف فرما تھے اپنے اپنے لباس میں ملبوس اور حضرت مولاناؒ ویسے ہی سادہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے، لوگوں نے کہا: انہی میں سے ایک ہیں پہچان لو، وہ سیدھا مولاناؒ کے پاس گیا اور ان سے مصافحہ کر کے آ گیا، لوگوں نے پوچھا کیسے پہچانا؟ تو وہ کہنے لگا کہ چہرہ بتا رہا تھا۔ تو یہ ہے اصلاً جو اندر کی سنتیں ہوتی ہیں، ان کی اتباع سے نور پھوٹ کر باہر آتا ہے، حضرت مولاناؒ نے پوری زندگی اپنے آپ کو چھپانے کی اتنی کوششیں کیں لیکن انتقال ہوا تو ایسا محسوس ہوا کہ ایک ڈھکن تھا جو کھل گیا اور خوشبو باہر پھیل گئی، نہا دھو کر، شیروانی پہن کر، عطر لگا کر، رمضان المبارک کے مہینے میں، جمعہ کے دن دربار خداوندی میں حاضر ہوئے اور سورۂ یٰسین پڑھتے ہوئے دنیا سے تشریف لے گئے۔ انتقال کے بعد قبر سے چھ مہینے تک خوشبو آتی تھی، قبر سے نکل کر پوری مسجد اور اطراف میں پھیل جاتی تھی۔ آج بھی حضرت مولاناؒ کی کتابوں میں تاثیر ہے لیکن ایسے لوگوں کو دیکھ کر آدمی ایک دم متاثر نہیں ہوتا، دھیرے دھیرے جب خدمت میں جائے گا تو محبت بڑھتی جائے گی۔ ایک دم سے متاثر ہونا یہ اس کے باطل ہونے کی علامت ہے، تو اصل میں یہ ہونا چاہئے کہ انسان کو متبع سنت انسان کی صحبت میں رہنا چاہئے اور اسے ڈھونڈنے کی کوشش میں رہنا چاہئے۔

اکثر لوگ الٹے سیدھے لوگوں کے جال میں پھنستے ہیں اور بعد میں آ کر روتے ہیں۔ بھائی آپ ایسا کام کیوں کرتے ہیں کہ بعد میں سجدہ سہو کرنا پڑے؟ اس لئے آپ چیک کیجئے کہ متبع سنت کون ہے؟ آپ ان کی صحبت میں بیٹھئے، زبان کیسی ہے، اس کا رہن سہن کیسا ہے؟ اس کا عزیزوں کے ساتھ معاملہ کیسا ہے؟ میں کہتا ہوں ایک اور چیز دیکھنا چاہئے جو حدیث سے بھی ثابت ہے کہ اس کا رشتہ داروں سے معاملہ کیا ہے؟ اس لئے کہ رشتہ داروں سے اچھا معاملہ کرنا بڑے دل وجگر کی بات ہے اور اس میں جو کامیاب ہے وہ سب سے زیادہ متبع سنت ہے اور ہمارے حضرت مولاناؒ اس معاملہ میں غیر معمولی مقام رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے بھائی کو یہ مقام عطا فرمایا تھا، جو جتنا زیادہ قریبی رشتہ دار ہوتا اس کا اتنا ہی زیادہ خیال رکھتے تھے، حضرت مولاناؒ کے ایک رشتہ دار تھے، مولانا کے عصبہ میں سے تھے، عصبہ کہتے ہیں باپ کے رشتہ دار کو، ان کا رشتہ شریعت میں بڑھا ہوا ہے۔ ایک مرتبہ ان کے پائجامے میں پاخانہ ہوا تو حضرت مولاناؒ نے کہا کہ میں صاف کروں گا، لوگوں نے کہا آپ نہ کریے، تو حضرتؒ نے فرمایا: یہ میرے قریب کے رشتہ دار ہیں، مجھ پر حق زیادہ ہے، ہم لوگ تو یہ دیکھتے ہیں کہ مولاناؒ بہت بڑے ہوگئے، پہلے چھوٹے تھے پھر بڑے ہوئے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ فرمایا کرتے تھے جو ہماری جوانی دیکھے اس کو سمجھ میں آجائے گا کہ ہم ہیں کیا؟ ظاہری بات ہے کہ جوانی دیکھو گے تو ناکام ہوجاؤ گے۔ اب پچنے ہیں تو

دانت نہیں، اسی طرح زندگی گزاردی ان حضرات نے۔

ہمارے حضرت مولاناؒ نے بارہ بارہ، پندرہ پندرہ کلومیٹر سائیکل سے سفر کیا، یہ کوئی سوچ سکتا ہے؟ جن کے لئے ہمیشہ جہاز کھڑا ہو، تو ہمیں ان حضرات کی جوانی کو دیکھنا چاہئے اور سبق لینا چاہئے۔

تاثیر صحبت کے کچھ واقعات:

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ جب چھوٹے تھے، تقریباً چار سال کے تو حضرت سید احمد شہیدؒ اس علاقے میں تشریف لے گئے، اس وقت ان کو حضرت سید صاحبؒ کی گود میں دیا گیا اور سید صاحبؒ نے تبرکاً بیعت بھی فرمالیا، اس کے اثرات دیکھئے کہ پھر حاجی صاحبؒ کے پاس ان کے شیخ میاں جی نور محمد صاحب جھنجھانوی اور ان کے شیخ شاہ عبدالرحیم ولایتی جو سید صاحبؒ کے خلیفہ تھے رہے جب حاجی صاحب نے ان کی صحبت اختیار کی تو اللہ تعالیٰ ان کو وہ صلاحیت عطا فرمائی کہ مولانا تھانوی قدس سرہ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت حاجی صاحبؒ تو آپ سے علم میں کم ہیں، لیکن آپ ان کے پاس ہر وقت جانا چاہتے ہیں؟ تو فرمایا کہ ہاں اور لوگ تو بتاتے ہیں، حاجی صاحب پہنچا دیتے ہیں۔ یہ فرق ہے اس لئے ان کے پاس جاتے ہیں، ایسے ہی ایک مرتبہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اپنی مسجد میں تشریف لائے تو ایک دیہاتی آدمی وضو کر رہا تھا، مولانا نے اس کو دیکھا تو کھڑے ہوگئے اور بعض مریدین سے کہا کہ یہ جب یہ وضو کر چکیں تو ان کو مجھ سے ملا دینا، نماز ہوگئی، نماز کے بعد ان کو بلایا اور پوچھا کہ تم کیا کرتے ہو؟ کہا کچھ نہیں کھیتی، کسانی کرتا ہوں، اللہ اللہ کرتا ہوں، کہا نہیں کچھ اور بتاؤ! اللہ کے اثرات کو میں سمجھتا ہوں کہ کیسے پڑتے ہیں؟ نماز پڑھنے کے اثرات کو بھی میں جانتا ہوں، لیکن تمہارے اندر کچھ اور بات ہے۔ کیا کوئی واقعہ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت سید احمد شہیدؒ ایک مرتبہ ہمارے علاقے میں آئے ہوئے تھے، میں چھوٹا سا تھا، میں لوگوں کے بیچ سے نکلتا ہوا ان کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا، ان کی نظر مجھ پر پڑ رہی تھی۔ مولانا گنگوہیؒ نے فرمایا: بات سمجھ میں آگئی، اسی کا اثر ہے کہ تمہارے اندر سے ایک نور نکل رہا ہے جو آسمان تک جارہا ہے، تو آدمی جتنا قوی ہوگا اتنے ہی اثرات پڑتے ہیں، اب وہ دیہاتی تھے، لیکن سنت پر ایسے کاربند تھے کہ کوئی سنت ان سے نہیں چھوٹتی تھی۔ حضرت سید احمد شہیدؒ کے اثرات میں سے خاص اثر یہ تھا کہ جو بھی ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیتا تھا اس کی کایا پلٹ جاتی تھی، اس شخص کی قلب ماہیت ہوجاتی تھی، یہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اس لئے کہ آنکھ کا اثر پڑتا ہے، یہ سب جانتے ہیں کہ یہ نظر بد ہے، بچوں کو نظر لگتی ہے۔ "العین حق" میں ہے کہ بعض لوگوں کی نظر اتنی بری ہوتی ہے کہ صحیح وتندرست کو دیکھ لیں تو وہ بیمار ہوجائے، اور لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ دیکھنے سے تعلق بھی ہوجاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جو اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی نظر میں قلب ماہیت کی صلاحیت ہوتی ہے:

"دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا"

اصل بات یہی ہے کہ بعض مرتبہ ایسی نظر ہوتی ہے کہ ایک ہی نظر میں کام ہوجاتا ہے، نسبت حاصل ہوجاتی ہے اور نسبت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ پھر آدمی ادھر ادھر بھٹکتا نہیں ہے۔

مولانا محمد احمدؒ پرتاب گڑھی نے اس کو سمجھانے کے لئے کہا ہے:

نسبت اسی کا نام ہے نسبت اسی کا نام
ان کی گلی کو چھوڑ کے جانے نہ پائیے

اس کو بہت آسانی سے سمجھا دیا، نسبت کا یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ آدمی بھاگنا نہ چاہے، بھاگنا چاہے گا لیکن ایسے اسباب پیدا ہوجائیں گے کہ بھاگ نہیں پائے گا، اس کا نام ہے نسبت۔ جب اللہ والوں کے پاس رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، مانگتا ہے تو دیتا ہوں، پناہ چاہتا ہے تو پناہ دیتا ہوں، اسی لئے ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ اولیاء محفوظ ہوتے ہیں اور محفوظ کا مطلب بعض لوگ غلط سمجھ لیتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ نہیں ہوتا، گناہ پر باقی نہیں رہتے، اصرار نہیں کرتے، توبہ کی توفیق مل جاتی ہے۔ معصوم صرف انبیاء علیہم السلام کی ذات ہے اور کوئی نہیں۔ جب آدمی نیک لوگوں کی صحبت میں رہے گا تو وہ چیز اس کو حاصل ہوجائے گی اب جس وقت حاصل ہوجائے۔ بعض مرتبہ کئی کئی سال رہنا ہوتا ہے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور بعض مرتبہ چند لمحوں کے لئے آئے کام بن گیا۔ حضرت مولانا کرامت علی جون پوریؒ جن سے اللہ تعالیٰ نے بنگال میں غیر معمولی کام لیا ہے، کہنے والے کہتے ہیں کہ ان کے ہاتھ پر ایک کروڑ لوگ ایمان لائے تھے، پہلے بنگلہ دیش میں مسلمان اقلیت میں تھے، اب اکثریت میں ہیں، یہ سب مولانا کرامت علیؒ کی کرامت ہے۔ ان کا نام علی تھا، لیکن ان سے کرامتوں کا اتنا ظہور ہوا کہ کرامت کا لفظ ان کے نام کے ساتھ وابستہ ہوگیا، اسی لئے وہ خود خط کے اخیر میں لکھتے تھے: علی ملقب بکرامت علی۔ اسی جگہ جہاں آپ لوگ بیٹھے ہیں، تکیہ پر وہ آئے تھے اور حضرت سید صاحبؒ سے بیعت ہوئے تھے۔ سید صاحبؒ نے اٹھارہ دن کے بعد فرمایا: مولانا کام ہوگیا، اب دیکھئے اٹھارہ دن میں کام ہوگیا، اگر آپ رکنا چاہیں تو رک سکتے ہیں لیکن اب آپ کو رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صحبت کی جو برکتیں تھیں وہ اٹھارہ دن میں حاصل ہوگئی تھیں اور اتنے کامل ہوگئے تھے کہ سید صاحبؒ نے اٹھارہ دن میں فرمایا تھا کہ مولانا اب آپ جائیے اور بنگال میں کام کیجئے، پھر مولانا کچھ دن اپنے شوق سے ٹھہرے، اس کے بعد بنگال تشریف

لے گئے، اٹھارہ سال کے بعد اپنے گھر لوٹے وہ نہ بنگال کے رہنے والے تھے نہ بنگلہ زبان جانتے تھے، پھر اٹھارہ سال کے بعد اپنے والد صاحبؒ سے ملنے آئے اور پھر دوبارہ سب کو وہیں لے کر چلے گئے ۴۵ سال تک وہیں رہے اور پورا بنگال بدل کے رکھ دیا۔ اب یہ تو ی صحبت کا اثر ہے کہ چند دن میں کام بن گیا۔ لیکن اس کے لئے آداب چاہئیں، موانع نہیں ہونے چاہئیں کہ حرام کھا رہے ہیں تو صحبت کا اثر کہاں ہوگا اور غیبت کر رہے ہیں تو صحبت کا اثر کیا ہوگا؟ محبت کے ساتھ، اخلاص کے ساتھ، عظمت کے ساتھ، اگر آدمی رہے تو فائدہ ہوتا ہے ورنہ اگر ایک ہزار سال رہے تو بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ صحابہ کرامؓ کو بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے کب فائدہ ہوا؟ جب ایمان لے آئے، ورنہ ابوجہل بھی روز ملتا تھا لیکن کیا وہ بدل گیا؟ وہ تو مخالفت میں ڈٹا ہوا تھا، اسی طرح اگر کوئی تنقید کے ساتھ آئے گا اور دل و دماغ میں ادھر ادھر کی باتیں لے کر آئے گا تو پھر ظاہر ہے کہ اس کو فائدہ کیسے پہنچ سکتا ہے؟ مولانا محمد احمدؒ فرمایا کرتے تھے کہ جب ایسی جگہوں پر جاؤ تو نشیب بن کر جاؤ، کیونکہ وہ حضرات ٹیلے ہیں، نشیب بن کر جاؤ گے تو کچھ آ جائے گا اور اگر خود تم ٹیلے بن کر یا کھمبا بن کر جاؤ گے تو ادھر ادھر سے چلا جائے گا، جو آدمی نشیب بن کر جائے گا، ملے گا اور اگر نشیب بن کر نہیں جائے گا تو کچھ نہیں ملے گا۔

ان حضرات کے پاس مہینوں، برسوں رہنے کے بعد کوئی گھڑی آتی ہے لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر گھڑی بابرکت اور ہر ساعت مبارک تھی کہ جو بھی آپؐ کے پاس ایک لمحہ کے لئے ایمان کے ساتھ آ جاتا تھا، اسی گھڑی اس کا کام ہو جاتا تھا، اس لئے کہ آپ کی صحبت کا عالم بالکل الگ ہے، صحابہ کرامؓ کو جو مقام حاصل ہے وہ کسی کو حاصل نہیں۔ اب سید صاحبؒ کے چند لوگ ایسے ہیں جن کو یہ مقام حاصل ہوا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جو بھی آ گیا، ایمان کے ساتھ، ایمان شرط ہے، یہاں شرط اخلاص ہے، انبیاء کی صحبت کے لئے ایمان شرط اور اولیاء کی صحبت کے لئے اخلاص شرط، اب اگر اخلاص کے ساتھ آئے گا تو صحبت کا فائدہ ہوگا، اخلاص کے ساتھ نہیں آئے گا تو فائدہ نہیں ہوگا۔ ہمارے اس زمانے کے جتنے بزرگانِ دین ہیں، ان کا یہ کہنا ہے کہ اللہ والوں کے پاس جاتا رہے، ان کی صحبت میں جتنا موقع مل جائے اس سے فائدہ اٹھاتا رہے کیونکہ وہ ہر ایک کو محبت سے دیکھتے ہیں، ان کی نظر میں مضرت نہیں ہوتی اور ان کی نظر میں نقصان نہیں ہوتا، محبت کی نظر کا فائدہ پہنچتا ہے، اگر محبت غیر معمولی ہوگی تو تاثیر غیر معمولی ہوگی۔ فارسی کا ایک شعر بہت پڑھا جاتا ہے کہ بزرگوں کی صحبت میں ایک ساعت بیٹھنا، بغیر ریا کے، ایک سو سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ یہ وہی صحبت ہے کہ ایک ساعت میں قلب ماہیت ہو جائے برابر صحبت نہیں، صحبت برابر ہوگی لیکن ایک ساعت ایسی آئے گی، جس میں قلب ماہیت ہو جائے گی۔ قلب کے اندر کرنٹ دوڑ گیا ایک روح پیدا ہوگی، یہ اللہ کے نیک بندوں کی صحبت میں رہنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آداب کے ساتھ جو جتنا رہا ہے، اس کا مقام اتنا ہی بلند ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام بلند ترین ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ کا مقام بلند ترین ہے، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحبت کے آداب بھی پورے اختیار کئے اور حضرت علیؓ کے مقابلہ حضرت ابوبکرؓ کی افضلیت میں بھی اسی کا اثر ہے۔ حضرت علیؓ بھی آپ کی صحبت میں رہتے تھے مگر حضرت علیؓ بچے تھے، بچوں کی صحبت میں اور بڑوں کی صحبت میں فرق ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ بالغ ہو چکے تھے اور آپؐ کے ہم عمر تھے، ذرا سا فرق تھا۔ آپؐ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو انہوں نے اسی وقت ایمان قبول کر لیا اور اس سے پہلے سے ہم مزاج، ہم مذاق اور ایک ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا ہی فوراً ایمان قبول فرمایا اور ساتھ برابر رہتے رہے ان کو جو مقام حاصل ہوا وہ کسی اور کو حاصل نہیں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں آداب کے ساتھ رہے، محبت کے ساتھ رہے، عظمت کے ساتھ رہے اور اس سے بڑھ کر ہم مذاق، ہم مزاج کے ساتھ رہے۔ بہرحال صحبت کے اثر سے انکار نہیں اور پھر عجیب بات یہ بھی ارشاد فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جو لوگ صبح و شام ہم کو پکارتے رہتے ہیں، آپؐ ان کے ساتھ انہیں بیٹھیں، اب جب اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا گیا کہ اپنے سے کم درجہ کے لوگوں کے ساتھ رہیں تو اصلاً یہ ہم لوگوں سے کہا گیا ہے کہ کسی بڑے سے بڑے آدمی کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم اس لائق ہو گئے ہیں کہ سب لوگ ہمارے پاس آ کر بیٹھیں، بلکہ اپنے سے کم درجہ کے لوگ معلوم دیتے ہیں، معلوم نہیں ان میں سے کس کے اندر اعلیٰ درجہ کی صفات اور اعلیٰ درجہ کے کمالات ہوں تو ان کے پاس بھی آپ بیٹھیں تاکہ وہ اثرات آپ میں منتقل ہوں۔ آپ ان سے لیں اور وہ آپ سے لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا اس لئے گیا تھا کہ ہم سیکھ لیں، اس لئے کہ آپ کا ہر کمال تو آپؐ کا کامل ہے، ہر مقام آپؐ کا مقام ہے، ہر مرتبہ آپؐ کا مرتبہ ہے، آپؐ کے ماننے والے جو آپؐ کے ذریعہ سے اس مقام پر پہنچے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ چاہے کتنے ہی بلند ہو جائیں رسول اللہ کو ان کے پاس بیٹھنے کی ضرورت تھوڑی ہی تھی، لیکن یہ کہا جا رہا ہے کہ:

"واصبر نفسک مع الذین
یدعون ربھم"

آپؐ اپنے آپ کو روکیں ان کے ساتھ جو اپنے رب کو پکارتے ہیں، تو ایسے ہی ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے چاہے دیکھنے میں افضل ہو لیکن اس شخص کے پاس بیٹھے جس کو اللہ تعالیٰ نے کمال سے نوازا ہے، جو اللہ اللہ کرنے والے ہیں۔ (جاری ہے)

خطبہ استقبالیہ

قاری محمد ابوبکر صدیق

تاریخی ختم نبوت کانفرنس، جہلم

منعقدہ ۶/اپریل ۲۰۱۱ء

معزز مہمانان ذی وقار، علماء کرام و مشائخ عظام، مختلف دینی جماعتوں کے سربراہان ونمائندگان اور مختلف اضلاع سے تشریف لانے والے سامعین ذی قدر وذی احترام.... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام مدنی محلہ جہلم کے تعاون سے منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میونسپل اسٹیڈیم جہلم میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہم سب جمع ہیں۔ آیئے سب سے پہلے ہم سب مل کر دعا کریں کہ اس کانفرنس میں شریک ہونے والے تمام حضرات کی شرکت کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت سے نوازیں اور ذریعہ نجات وشفاعت بنائیں۔ اللہ کرے کہ یہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس ملک عزیز کی وحدت وسالمیت، اتحاد بین المسلمین اور عقیدہ ختم نبوت کی فکری اساس کو مضبوط کرنے کا باعث ثابت ہو۔ آمین!

حضرات گرامی قدر... عقیدہ ختم نبوت ادین کی اساس اور وحدت امت مسلمہ کی بنیاد ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، تبلیغ وجہاد جیسے فرض اعمال کے لئے عقیدہ ختم نبوت کو وہی حیثیت حاصل ہے جو بدن کے لئے روح کو۔ جس طرح بدن روح کے بغیر مردہ ہے۔ اسی طرح ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان کے بغیر تمام اعمال، سعی لاحاصل ہیں۔ اس کے بغیر کسی عمل کی کوئی قدر وقیمت اللہ کے ہاں نہیں ہے۔ اسی مسلمہ اہمیت کی وجہ سے یہ عظیم ومبارک عقیدہ دین اسلام کی روح کہلاتا ہے۔

حضرات ذی وقار.... ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ: ''النبی اولیٰ بالمومنین من انفسہم'' رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: ''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔'' ان بین احکامات کی روشنی میں ہر شخص اپنے آپ کو آسانی کے ساتھ پرکھ سکتا ہے کہ اس میں کتنا ایمان ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے کتنی محبت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ کی فکر اور احساس ہے یا نہیں؟ اگر اس کے دل میں توحید باری تعالیٰ، ایمان بالملائکہ، ایمان بالکتب، ایمان بالرسل، ایمان بالقیامت، ایمان بالقدر ہے اور آپ کی محبت اور آپ کی عزت وناموس کے تحفظ کا احساس نہیں تو پھر اس شخص کو یقین کرلینا چاہئے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔ اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ۔

حضرات گرامی... دنیا جانتی ہے کہ قادیانیت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس کا خمیر انگریز کی کاسہ لیسی سے اٹھایا گیا ہے۔ قادیانیت کا وجود اسلام کی نفی ہے۔ قادیانیت امت مسلمہ کے تشخص کو برباد کرنے کی انگریزی سازش ہے۔ قادیانیت کا وجود امت مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی مکروہ چال ہے۔ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ قادیانی سربراہ مرزا محمود آنجہانی نے تقسیم ہندوستان سے قبل کہا تھا کہ ہم کوشش کریں گے کہ ہندوستان کی تقسیم نہ ہو۔ اگر یہ تقسیم ہوگئی تو عارضی ہوگی۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہندو مسلم قومیں پھر اکٹھی ہوجائیں اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔ قادیانیوں کے نام نہاد نبی کا مدفن بھارت میں ہے، وہ اس کے حصول اور اکھنڈ بھارت کے لئے بے قرار ہیں۔ پاکستان میں انہوں نے اپنے نام نہاد خلیفہ کی لاش کو امانتاً دفن کیا ہوا ہے۔ قادیانیوں نے تقسیم کے وقت مسلم لیگ سے علیحدہ اپنا موقف ریڈ کلف کے سامنے پیش کرکے کشمیر کے لئے واحد زمینی راستہ ہندوستان کو مہیا کیا۔ قادیانی پاکستان سے قادیان کی حفاظت کے نام پر درویشان قادیان کے بھیس میں پاکستان سے ویزے لے کر گروہ در گروہ اور جماعت در جماعت قادیان جاتے ہیں اور وہاں بھارت کے تربیتی کیمپوں سے ٹریننگ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ حکومتی اہلکاروں کے علم میں ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو پاکستان میں تمام تر تخریبی کارروائیوں کے ڈانڈے قادیانیت سے ملتے ہیں، جس کی واضح مثال، رسول پور تارڑ نزد پنڈی بھٹیاں میں قادیانی کے گھر سے اسلحہ اور ہینڈ گرنیڈ کا برآمد ہونا اور اس کا اعتراف کرنا کہ قادیان کے تربیتی کیمپ میں اس نے دہشت گردی کی تربیت حاصل کی ہے۔ خود چناب نگر میں قادیانی جماعت نے دارالقضا کے نام پر اپنا علیحدہ عدالتی نظام قائم کررکھا ہے۔ اس کے اپنے علیحدہ اسٹامپ پیپرز ہیں۔ علیحدہ سمن حاضری و

وارث ہیں، علیحدہ جج ہیں، جسمانی اور جرمانہ کی سزائیں دی جاتی ہیں۔ حکومت پاکستان اگر حکومتی رٹ قائم کرنے کے دعویٰ میں مخلص ہے تو اس کی انکوائری کرائے اور قادیانیوں کی غیر قانونی کارروائیوں پر قدغن لگائے۔ امید ہے کہ نہ صرف حکومت بلکہ چیف جسٹس آف پاکستان بھی ان غیر قانونی کارروائیوں کا نوٹس لیں گے۔ قادیانیوں نے مسلمانوں سے علیحدہ اپنا نبی، صحابہ، خلفاء، ام المومنین، اہل بیت کے شعائر بنا رکھے ہیں۔ معاذ اللہ خودکو مسلمان کہہ کر وہ آئین پاکستان سے کھلی بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ ان کی خلاف آئین کارروائیوں کو روکنا اور انہیں آئین پاکستان کا پابند بنانا حکومت کے ذمہ ہے۔

حضرات محترم! جہلم وہ شہر ہے، جہاں قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی عدالتوں کے چکر کاٹتے اور کچہریوں کی خاک پھانکتے رہے۔ تب جہلم کے ایک مرد مجاہد، نامور عالم دین مولانا کرم الدین دبیرؒ ساکن بھیں نے اسے ناکوں چنے چبوائے، تب سے آج تک اس سرزمین پر قادیانیت کا تعاقب جاری ہے۔ جامعہ حنفیہ جہلم کے بانی حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ آپ کے صاحبزادہ جانشین مولانا قاری خبیب احمدؒ، حضرت دبیرؒ کے جانشین حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ بانی تحریک خدام اہل سنت نے اپنے اپنے ادوار میں قادیانی فتنہ کو نکلنے نہ دیا۔ آج بھی اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے ان حضرات کے جانشین، متوسلین، معتقدین علی رؤس الاشہاد اس امر کا برملا اظہار کرتے ہیں کہ ہم اپنی زندگی کے آخری سانس تک قادیانی فتنہ کا تعاقب جاری رکھیں گے۔

حضرات ذی وقار! جہلم ہمیشہ تحریکوں کا مرکز رہا ہے۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحاریک ہائے ختم نبوت، ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ، ۲۰۱۱ء کی تحریک حرمت رسول میں جہلم نے کلیدی کردار ادا کیا۔ امید ہے کہ یہ عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس بھی ختم نبوت کے تحفظ کی پُرامن اور آئینی جدوجہد میں سنگ میل ثابت ہوگی۔

حضرات گرامی! عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے حوالہ سے دواہم امور اس کانفرنس کے ذریعہ آپ کے سامنے رکھے جارہے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ان اہم امور کو کانفرنس کا اعلامیہ سمجھیں گے۔

امر اول: اس عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس میونسپل اسٹیڈیم جہلم کا یہ اجتماع تمام مکاتب فکر کے علماء سے ضروری درخواست کرتا ہے کہ ہر مہینہ میں جمعہ کا ایک خطبہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے مختص کریں تاکہ ملک بھر کے عوام وخواص کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے باخبر کیا جاسکے۔

امر دوم: یہ اجلاس اسلامیان وطن سے عموماً اور شرکائے کانفرنس کے لئے خصوصاً لازم قرار دیتا ہے کہ جس طرح ہر قادیانی اپنے جھوٹے مدعی نبوت کے ملعونہ عقائد کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اس طرح ہمارا بدرجہ اتم یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اپنے سچے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے امتی ہونے کے ناطے، سچ کے اظہار اور قادیانیوں کے مکروہ عزائم کی تردید کے لئے میدان عمل میں نئے ولولہ سے اتریں۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ خود بھی قادیانیت سے بچیں اور کم ازکم ہر مسلمان ہر روز ایک شخص کو فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کرے اور عہد لے کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا اجتناب برتے گا اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں لوگوں کو قادیانیت سے بچائے گا۔ اس عمل کو پُرامن اور تبلیغی انداز میں اتنا عام کردیں کہ چہار سو عقیدہ ختم نبوت کے سدا بہار پھولوں کی مہک اور خوشبو پھیل جائے۔

حضرات گرامی! قادیانی فتنہ کے مقابلہ میں اللہ رب العزت نے امت کو بیش بہا کامیابیوں سے نوازا۔

☆...... ۱۹۷۴ء میں قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

☆...... ۱۹۸۴ء میں قادیانیت کے خلاف امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا۔

☆...... سپریم کورٹ، ہائی کورٹ نے متعدد بار قادیانیوں کے خلاف فیصلے صادر کئے۔

☆...... ووٹر لسٹیں آج بھی قادیانیوں کی مسلمانوں سے علیحدہ تیار ہوتی ہیں۔

☆...... پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال ہوا۔

☆...... گوہر شاہی جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔

☆...... یوسف کذاب جھوٹے مدعی نبوت کو عدالت سے سزا ہوئی۔

☆...... حال ہی میں ۸؍فروری ۲۰۱۱ء کو تحریک ناموس رسالت کے تمام مطالبات تسلیم ہوئے، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوا۔

امت مسلمہ نے ان شاتمان و غداران رسالت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے بیش از بیش کامیابیوں سے نوازیں گے۔

حضرات گرامی! اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تمام دینی جماعتوں، مدارس، جہلم، اسلام آباد، راولپنڈی، منڈی بہاؤ الدین، گجرات، گوجرانوالہ اور دیگر اضلاع کے علماء، عوام اور خواص نے جس اخلاص ومحبت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جامعہ حنفیہ کی سرپرستی فرمائی۔ میں ان سب کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ کا یہ مخلصانہ تعاون ہمیں ہمیشہ حاصل رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق مرحمت فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆☆

ایک پُرنور روحانی اجتماع

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد
محمد نذیر کاغانی

مسکین پوریوں تو ایک چھوٹی سی بستی ہے، جس میں اب بھی کچے مکانات ہیں لیکن نابغۂ روزگار شخصیات کی یادیں اس مٹی سے وابستہ ہیں۔

یہ بستی ضلع مظفرگڑھ کی تحصیل جتوئی کے موضع حزبے والی کے مضافات میں واقع ہے۔ یہاں ہرے بھرے کھیت دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں، ہر سو سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔ اس دور افتادہ علاقے میں مشہور عالم ''خانقاہ'' واقع ہے۔ جسے خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ کہا جاتا ہے۔ جو عظیم روحانی بزرگ حضرت مولانا پیر سید فضل علی قریشیؒ کی یادگار ہے۔ آج کل یہاں آپ ہی کے نواسے عظیم بزرگ، روحانی رہنما حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ نقشبندی مدظلہ رونق افروز ہیں۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے اس خانقاہ میں ۲۶، ۲۷ مارچ کو ایک عظیم روحانی اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر کی دیگر خانقاہوں کے سجادہ نشین بزرگ، علماء، طلبا اور عوام الناس کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

اس دو روزہ روحانی اجتماع میں قرآن مجید کی تلاوت، حمد باری تعالیٰ، نعتیں، نظمیں، ذکر، درود شریف مراقبہ اور رقت انگیز دعاؤں کے علاوہ علماء و مشائخ کے بیانات نے سوئے ہوئے قلوب کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ ہزاروں کی تعداد میں شرکت کرنے والے سالکین اپنا اپنا دامن حسب توفیق و استطاعت بھر کر لوٹے، جن مشہور اور نابغۂ روزگار بزرگان دین نے اس موقع پر شرکت کی اور بیانات فرمائے ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

حضرت علامہ مولانا خالد محمود (پی ایچ ڈی لندن)، محبوب العلماء و صلحاء حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی (جھنگ)، حضرت قبلہ ڈاکٹر ناصر الدین خاکوانی (ملتان)، پیر طریقت حضرت مولانا شمس الرحمن عباسی (کراچی)، مولانا ڈاکٹر نثار احمد (ہالانی، سندھ)، مولانا قادری بخش (ٹنڈو الہیار)، ڈاکٹر محبوب الحسن واسطی (کراچی)، ڈاکٹر محمد امیر علی (کراچی)، مولانا محمد اسحاق (ڈیرہ غازی خان)، مولانا فیض اللہ آزاد (کراچی)، پیر حاجت خان (کراچی) سمیت سینکڑوں اہل علم صاحب ورع وتقویٰ شخصیات شریک ہوئیں۔

ڈاکٹر علامہ خالد محمود نے اس بات پر زور دیا کہ آج کل فتنے کا زمانہ ہے، ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ ''متاع ایمان'' کی حفاظت کرنا اور اسی حالت میں رب کے حضور پیش ہونا ہے۔ مسلمانوں پر انہوں نے زور دیا کہ عقائد سمیت اصلاح ظاہر و باطن کے لئے اہل اللہ سے جڑیں، ان کی رہنمائی میں زندگی کے شب و روز بسر کرنے کی کوشش کریں۔ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ نے اتباع سنت پر زور دیا۔ خانقاہ کے سجادہ نشین حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب نے خانقاہ کا تعارف کرایا اور اپنے بزرگوں کے ایثار و قربانی سے معمور ایسے واقعات سنائے کہ مجمع اشک بار ہوگیا۔ اتوار کے دن صبح دس بجے مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی زید مجدہ نے مراقبہ و ذکر کے بعد رقت آمیز اور طویل دعا فرمائی۔ عالم اسلام کی خوشحالی اور وطن عزیز کی سلامتی، دنیا و آخرت کی سرخروئی کے لئے ایسی آہیں اور سسکیاں سنائی دیں، جن سے سب ہی کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

اللہ کے حضور عاجزی و انکساری کے ساتھ، اتباع سنت کے لئے پر عزم ہوکر شرکاء یہاں سے لوٹنے اور آئندہ آنے کا عزم لے کر روانہ ہوئے۔

نفسانفسی کے اس دور میں ایسی خانقاہیں کسی نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں، اور ایسی نابغۂ روزگار شخصیات کہ جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے کم ہوتی جارہی ہیں جو ہیں، مسلم امہ کو دشمنان دین وملت کی طرف سے پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا ہے۔ کیونکہ اعدائے اسلام یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ جو مذہبی راہنما جس قدر عوام میں مقبول اور اثر پذیر ہو وہ اتنا ہی ان کے لئے خطرناک ہے، اس بودے اور گھٹیا نظریے کی بنا پر وہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے دین کے تحفظ وحفاظت کے لئے بندوں کا محتاج تو ہرگز نہیں، اعدائے دین کی یہ بھول بھول ہی ثابت ہوگی اور دین اسلام ہر طرف اپنی کرنیں بکھیر کر رہے گا، البتہ اس موقع پر عوام الناس کے محتاط رہنے کی اشد ضرورت ہے، اگر انہوں نے اپنی مذہبی شخصیات کا خاطر خواہ تحفظ نہ کیا، ان کا خیال نہ رکھا تو اس بے توجہی کا اولین نقصان انہی کا ہوگا۔

مسکین پور کی خانقاہ سے پھوٹنے والی کرنوں

نے ایک عالم کو منور کیا، ان کرنوں کو احاطۂ تحریر میں لانے کے لئے ایک نہیں کئی دفاتر درکار ہیں۔ منجملہ ان میں سے خود بانیٔ خانقاہ مولانا فضل علی قریشی اور ان کے صحبت یافتہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی، فقیہ العصر مولانا سید زوار حسین شاہ اور مرشد عالم حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی ایسے بزرگ گزرے ہیں جنہوں نے ایک ایک جہاں کو روشن کئے رکھا اور ان کا فیض آج تک جاری وساری ہے۔

مولانا سید فضل علی قریشی رحمہ اللہ کے مقام و مرتبہ کی پہچان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ شیخ الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ آپ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ خلافت سے بھی سرفراز ہوئے۔ قطب الہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ چل کر مسکین پور آئے اور بیعت ہوئے، سفر دیوبند کے موقع پر شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی دیگر بزرگان دیوبند نے آپ پر اعتماد کا اظہار فرمایا۔

مولانا عبدالغفور عباسی مدنی اور مولانا پیر غلام حبیب نقشبندی کے مقام ومرتبہ کی پہچان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ حضرت العلامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو حضرات پر فدا ہوتے تھے اور از حد ان کا احترام کرتے تھے۔ مولانا سید زوار حسین نقشبندی تو اہل علم کے ہاں معتمد علیہ ہیں، اپنی مایہ ناز کتب عمدۃ السلوک، عمدۃ الفقہ اور زبدۃ الفقہ کی بنا پر اہل علم سے خراج تحسین وصول کر چکے ہیں۔ آج ان تمام نسبتوں کی لاج رکھتے ہوئے، ان تمام بزرگان دین کے علوم ومعارف کے امین حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ نقشبندی مجددی مدظلہ اس عظیم مسند پر جلوہ افروز ہیں اور ہر سال مارچ کی آخری تاریخوں میں سالکین اور مشائخ اہل علم وتقویٰ کو اکٹھا کر کے نوری کرنیں بکھیر رہے ہیں۔☆☆

مولانا قاضی احسان احمد کا دوڑ شہر کے مختلف مدارس کا دورہ

دوڑ... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ۱۷ اپریل بروز جمعرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین کے ہمراہ صبح سے لے کر دوپہر تک دوڑ شہر کے مختلف مدارس کا دورہ کیا اور علماء کرام اور دیگر ساتھیوں سے ملاقاتیں کیں اور سب ساتھیوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی دعوت دی۔ سب سے پہلے جامعہ انوار العلوم کا دورہ کیا اور مولانا امجد ودیگر ساتھیوں سے ملاقات کی، پھر جامعہ ممتاز المدارس میں تشریف لے گئے اور قاری بشیر احمد پھل ودیگر ساتھیوں سے ملاقات کی۔ آخر میں جامعہ عزیزیہ حسینیہ دوڑ میں تشریف لے گئے اور مولانا راشد اقبال اور دوسرے ساتھیوں سے ملاقات کی۔

جلسہ ختم نبوت پھُلّ شہر

۱۷ اپریل بروز جمعرات جامعہ عربیہ مخزن العلوم کی جامع مسجد میں جلسہ ختم نبوت کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز بعد نماز ظہر تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ پھر حاکم علی بھرٹ نے نظمیں پڑھیں، اس کے بعد مولانا تجمل حسین نے بیان کیا۔ آخر میں مہمان خصوصی مولانا قاضی احسان احمد کا عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت پر تفصیلی بیان ہوا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا اشفاق الرحمن نے انجام دیئے۔ جامعہ عربیہ مخزن العلوم کے ناظم مولانا جاوید الرحمن، حافظ عبدالسلام سمیت پھل شہر کے تمام علماء کرام اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور شرکت کی، جبکہ جلسہ کی صدارت مولانا محمد حسین نے کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

جلسہ ختم نبوت دریا خان مری

۱۷ اپریل بعد نماز مغرب جامع مسجد دریا خان مری میں جلسہ ختم نبوت کے عنوان سے ایک پروگرام منعقد ہوا، جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا، اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نوشہرو فیروز کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے بیان کیا، بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے خصوصی خطاب کیا، جلسہ کی صدارت قاری محمد حسن نے کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا لٹریچر تقسیم کیا گیا، اس جلسہ کے لئے حافظ نیاز احمد اور ان کے ساتھیوں نے بھرپور محنت کی، اللہ تعالیٰ سب ساتھیوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

مولانا قاضی احسان احمد کا خطبہ جمعہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد سوسائٹی نواب شاہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس ہے، کوئی بھی مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ جبکہ مولانا تجمل حسین نے جامع مسجد پٹھان کالونی میں جمعہ کا بیان کیا۔

مداح رسول ﷺ وصحابہ ؓ جناب عبدالکریم خاکیؒ کا سانحہ ارتحال

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

جناب عبدالکریم خاکیؒ رافضیت سے اسلام کی طرف آئے تقریباً نصف صدی سے زائد عقیدہ ختم نبوت، میلاد النبی و سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت اصحاب و اہلبیت رسول، توحید باری تعالیٰ جیسے عنوانات پر دسیوں نفیس، نظمیں، حمد و ثنا لکھیں۔ اردو اور سرائیکی زبانوں میں وقیع کلام تحریر کیا، بندہ نے آج سے تقریباً چالیس سال پہلے انہیں اپنے آبائی علاقہ بستی مٹھو شجاع آباد میں ایک جلسہ میں دیکھا اور سنا جس کا انتظام ہمارے علاقہ کے معروف نعت خوان صوفی۔ عبدالخالق مرحوم نے کیا تھا۔

صوفی صاحب بھی پہلے ایک گروہ سے تعلق رکھتے تھے، جنہیں سرائیکی زبان میں ڈھا، دھی (وگتی باز) کہا جاتا ہے۔ آواز اچھی تھی، ہمارے استاذ جی مفسر القرآن مولانا عبدالعزیز شجاع آبادیؒ کی صحبت میں آئے تو ''وگتی بازی'' سے توبہ کرلی اور نعت خوانی شروع کردی۔ مرحوم نظریاتی نعت خواں تھے، پروفیشنل نہ تھے۔ مرحوم سال میں دو تین جلسے کرواتے تھے جس میں ملک کے نامور خطبا کی زیارت کرنے اور تقاریر سننے کا موقع ان کے منعقد کردہ جلسوں میں ہوا۔ مرحوم عبدالکریم خاکیؒ بھی بارہا تشریف لائے اور توحید و سنت کے عنوانات پر شاندار نظمیں سننے کا اتفاق ہوا۔ جناب عبدالکریم خاکیؒ اپنے کلام کو ''سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم'' سے شروع کرتے اور ایسا کلام پیش کرتے جس سے عوام کے عقائد کی اصلاح ہوتی۔ جنوبی پنجاب کے مدارس کا کوئی پروگرام ایسا نہیں ہوتا تھا جس میں جناب عبدالکریم خاکیؒ تشریف نہ لاتے ہوں اور ان کی خوبیوں میں ایک اہم ترین خوبی نماز باجماعت ادا کرنا تھا۔

سفر خرچ کے طور پر ان کی جیب میں جو کچھ ڈال دیا جاتا بغیر شمار کئے اور دیکھے خندہ روئی سے قبول فرمالیتے اور اسے عطیہ خداوندی تصور کرتے۔

امام اہل سنت علامہ سید نور الحسن شاہ بخاریؒ، جامع طریقت و شریعت علامہ دوست محمد قریشی، خطیب شعلہ بیان وخوش الحان مولانا قائم الدین عباسی مناظر اسلام علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہ کی صحبت نے انہیں کندن بنادیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیان کرام امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا خواجہ خان محمد نور اللہ مرقدہم کے نام نامی اسم گرامی والہانہ عقیدت سے لیتے اور ان حضرات کی جوتیاں سیدھی کرنا سعادت سمجھتے تھے۔

مجلس کے مبلغین مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ، مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ، مولانا سید منظور احمد شاہؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ، مولانا قاضی اللہ یار خانؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ کے ساتھ سینکڑوں جلسوں میں رفاقت ومعیت رہی۔

اپنے کلام سے پہلے یا درمیان میں برملا اعتراف کرتے کہ میں تو بھنگ پینے والوں، چمٹے بجانے والوں، ڈھویں پر بیٹھ کر نشے میں دھت لوگوں میں سے اہل حق کی صف میں شامل ہوا ہوں اور اس سلسلہ میں اپنی قسمت پر نازاں رہتے۔

ان کا بیٹا زبیر جو اس وقت کسی اخبار میں خوشنویس کے طور پر کام کررہا ہے بلکہ کمپیوٹر ڈیزائنر کا ماہر ہے، ملک کے معروف ڈیزائنر قاری محمد اقبال رحیمی کا شاگرد ہے۔

ان کی رہائش ہمارے دفتر مرکزیہ کے قریبی محلہ محمدی میں ہے۔ انہیں وقتاً فوقتاً پیغام بھیج کر بلوالیتے، جب گھر میں موجود ہوتے تو تشریف لاکر اپنے نئے تازہ کلام سے مستفید فرماتے۔

نصف صدی تقریباً تنظیم اہل سنت پاکستان کے اسٹیج سے عظمت رسول و اصحابؓ و اہل بیتؓ کے گن گاتے رہے، مسلک کے اعتبار سے پکے دیوبندی تھے، علماء دیوبند کے عقائد و نظریات بالخصوص عقیدہ حیات النبیؐ کے مستقل مبلغ ومناد تھے۔

پوری زندگی حق کا بول بالا کرنے میں گزار دی۔ ہمیشہ جادۂ حق اور مسلک اعتدال پر گامزن رہے۔ بندہ ۶/اپریل کو جہلم میں منعقدہ کانفرنس کے سلسلہ میں مصروف رہا۔ ۱۰/اپریل کو دفتر مرکزیہ میں واپسی ہوئی تو دفتر کے دروازہ پر تعزیتی جلسہ کا اشتہار دیکھ کر بے ساختہ زبان سے اناللہ وانا الیہ راجعون نکلا معلوم ہوا کہ مرحوم کارڈیولوجی سینٹر میں زیر علاج رہے اور ۶، ۷/اپریل ۲۰۱۱ء کی درمیانی شب کو انتقال فرمایا۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ، عارفانہ، مصلحانہ، مجاہدانہ کلام کو اپنی بارگاہ عالیہ میں قبول فرماکر انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں اور ان کی لغزشوں سے درگزر فرماکر اپنی رحمت اور فضل وکرم والا معاملہ فرمائیں۔ آمین ثم آمین۔

☆☆.........☆☆

خبروں پر ایک نظر

جامعہ عبیدیہ فیصل آباد کا سالانہ اجتماع

فیصل آباد (رپورٹ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) جامعہ عبیدیہ، اقبال کالونی فیصل آباد کا سالانہ صوفیاء کرام کا اجتماع ۶ تا ۸ اپریل ۲۰۱۱ء کو جامعہ اور اس سے ملحقہ گراؤنڈ میں جس میں پیر طریقت حضرت اقدس مولانا سید جاوید حسین شاہ دامت برکاتہم خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین حضرت اقدس صاحبزادہ مولانا خلیل احمد مدظلہ، خانقاہ بہلویہ نقشبندیہ کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی عبدالستارؒ کے جانشین اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے استاذ الحدیث مولانا مفتی محمد عبداللہ، مجلس احرار اسلام پاکستان کے مولانا پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ بخاری اور مولانا سید جاوید حسین شاہ کے خلفاء کرام نے شب و روز مجالس ذکر میں اصلاحی خطابات فرمائے اور ذکر و فکر کی محافل برپا کیے رکھیں۔ راقم الحروف کو شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ صوفیاء کرام کا یہ اجتماع دیکھ کر زبدۃ العارفین، سید الذاکرین، حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ شجاع آبادی کے زمانہ کے اجتماعات یاد آ گئے جس میں حضرت والا ذکر کے فضائل پر خود بھی خطاب فرماتے دوسرے علماء کرام اور مشائخ عظام سے خطاب کرواتے، اللہ پاک جامعہ عبیدیہ، خانقاہ عبیدیہ کو قیامت تک آباد و شاداب رکھیں اور ہمارے حضرت شاہ صاحب کے فیوض و برکات اسلامیان پاکستان کو مستفید و مستفیض ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

کراچی... گزشتہ دنوں جامع مسجد صدیق اکبر ڈیفنس ویو کے امام و خطیب اور ممتاز عالم دین مفتی فیض احمدؒ انتقال کر گئے۔ مفتی صاحب کا روحانی تعلق حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمدؒ سے تھا۔ حضرت کی وفات کے بعد حضرت کے صاحبزادے مولانا خلیل احمد مدظلہ سے گزشتہ سال تجدید بیعت کی۔ استاذ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب نے مفتی صاحب کا نماز جنازہ صدیق اکبر ڈیفنس کے قریب اقراً یونیورسٹی میں پڑھائی۔ تدفین کے لئے ان کی میت کو آبائی گاؤں مانسہرہ روانہ کر دی گئی۔

قادیانیوں سے ایوارڈ وصول کر کے خود کو گستاخان رسول کی لسٹ میں شامل کر لیا ہے: ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفی، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی خالد محمود، منظور احمد میو راجپوت، محمد انور رانا، مولانا توصیف احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں عبدالستار ایدھی کی جانب سے قادیانیوں کے لئے دعا اور ایوارڈ وصول کرنے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی شریعت اور آئین پاکستان کی رو سے مرتد اور زندیق ہیں۔ ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں۔ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبالؒ کے بقول ''قادیانی اسلام اور ملک کے غدار ہیں'' محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بقول: ''قادیانی ہماری سائنسی ترقی کو مفلوج کر رہے ہیں۔'' ان سے ہمدردی کا اظہار کرنا اور ایدھی کے نمائندہ کی طرف سے قادیانیوں کو مسلم قرار دینا اسلام اور آئین پاکستان سے غداری ہے۔ عبدالستار ایدھی کا قادیانیوں کے لئے دعا کرنا قوم کے لئے سوالیہ نشان ہے؟ ان راہنماؤں نے کہا کہ ایدھی کے ملحدانہ افکار قوم کے لئے ناقابل برداشت ہیں۔ قادیانیوں کی دین اور ملک دشمنی پر مبنی کاموں کو رضائے الٰہی قرار دینا نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ دین سے بیزاری کا واضح ثبوت ہے۔ قادیانیوں کی اس دین و ملک دشمنی پر مسلمانان پاکستان کبھی بھی کسی سے سمجھوتہ نہیں کر سکتے۔ ان راہنماؤں نے کہا کہ ایدھی کی طرف سے بچوں کی اسمگلنگ، لاشوں پر مذموم کاروبار، لاوارث بچوں کی خرید و فروخت، انسانی اعضاء کی ایکسپورٹ کو انسانی خدمات نہیں کہا جا سکتا۔ یاد رہے کہ عبدالستار ایدھی نے ۲۰۰۷ء میں بھی فرائض اسلام قربانی، جہاد، پردہ، وراثت پر دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا تھا۔

خانیوال میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد ایک مینار خانقاہ مالکیہ میں ۲۲ مارچ کو عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت ضلعی امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالستار گورمانی، مولانا محمد عباس، محمد اکرام القادری، مولانا سید عطاء المنعم سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیر لگ چکا ہے، وہ دن دور نہیں کہ جب قادیانیت کا وجود صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ انشاء اللہ! قادیانی امریکی آقاؤں کے ذریعہ ختم نبوت اور ناموس رسالت قوانین ختم کرانے کی سازشوں میں مصروف ہیں، انشاء اللہ العزیز ان سازشوں میں وہ خائب و خاسر ہوں گے۔ ۲۳ تا ۲۵ مارچ کو خانقاہ مالکیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے صوفیاء کرام اور حضرت خواجہ صاحب کے متوسلین نے شرکت کی۔ تین روز تک خانیوال کے در و دیوار ذکر خداوندی سے گونجتے رہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت خواجہ عبدالماجد مدظلہ کی عمر اور علم و عمل و اخلاص میں برکات نصیب فرمائیں۔

خون کے آخری قطرہ تک عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ جاری رکھیں گے

جھنگ میں ختم نبوت کانفرنس سے مرکزی راہنماؤں کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۲/اپریل بعد نماز عشاء جامع مسجد شیخ لاہوریؒ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا عبدالرحیم مدظلہ نے کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مفتی کفایت اللہ ایم پی اے، خطیب چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا بشیر، مولانا غلام حسین، مولانا ظہور احمد سالک، مولانا عبدالرحیم شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ سمیت کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ خون کے آخری قطرہ تک عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کا تحفظ جاری رکھیں گے۔ علماء کرام نے کہا کہ قادیانی شیطنیت اور دجالیت چھوڑ دیں ورنہ نوجوان مسلمان آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وحرمت کے تحفظ کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جامع مسجد شیخ لاہوریؒ کی انتظامیہ نے کانفرنس کے انعقاد میں بھرپور تعاون کیا۔ شیخ مقبول احمد، محمد نعیم نے شب وروز محنت کی۔

ختم نبوت کے وفد کی جامعۃ الرشید میں تشریف آوری

کراچی... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کراچی مجلس کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مقامی مبلغ مولانا توصیف احمد اور مولانا حفیظ الرحمٰن کی معیت میں جامعۃ الرشید کا دورہ کیا اور جامعہ کے مہتمم اور مشہور دینی وسماجی شخصیت مولانا مفتی عبدالرحیم اور ان کے رفقاء سے ملاقات کی۔ مولانا مفتی عبدالرحیم نے ختم نبوت کے وفد کا ان کی جامعہ میں تشریف آوری کا خیر مقدم کیا۔ وفد کو جامعہ کے مختلف شعبوں کا تعارف کرایا گیا۔ تحریک ختم نبوت کے وفد نے جامعہ میں مختلف شعبہ جات کا معائنہ کیا اور مختلف عنوانات پر تخصص کرنے والے طلبا کرام سے ملاقات کی۔ وفد نے پیشکش کی کہ جامعہ اپنے تخصص کے طلبا کرام کی اگر قادیانیت پر تیاری کے لئے ضرورت محسوس کرے تو مجلس کے مبلغین علماء کرام کورد قادیانیت پر تیاری کراسکتے ہیں۔ نیز وفد نے کہا کہ جامعہ سے فراغت حاصل کرنے اور تخصص کرنے والے علماء کرام اگر چاہیں تو مجلس تحفظ ختم نبوت انہیں تین ماہ کا کورس کرا کر شعبہ تبلیغ، تدریس، صحافت میں شاندار مواقع پیش کرسکتی ہے۔ شیخ الجامعہ نے وفد کی پُرتکلف ضیافت کی۔ دونوں اداروں کے عمائدین نے ایک دوسرے کے کام کو سراہا اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ وفد نے جامعۃ الرشید کے عمائدین کا شکریہ ادا کیا اور جامعہ کے عمائدین نے وفد کی تشریف آوری پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

سوہنہ گجرات میں ختم نبوت کانفرنس

کھاریاں کینٹ کے قریب بخاری مسجد قائم ہے، جسے قلندر احرار مولانا محمد شریف احرارؒ نے تعمیر کرایا۔ مولانا محمد شریف اور سراپا احرار تھے اور امیر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے عشق میں فنا ورقادیانیت کے لئے ننگی تلوار تھے۔ عمر و دیر میں ختم نبوت کا علم تھامے رکھے۔ آپ کی مجاہدانہ تبلیغ سے دسیوں قادیانی حلقہ بگوش اسلام ہوئے، کچھ عرصہ کراچی میں مجلس کے مبلغ رہے۔ دنیا پور لودھراں میں بھی قادیانیوں کا ناطقہ بند رکھا۔ بندہ گجرات کے مضافاتی علاقوں کے تبلیغی دورہ پر تھا کہ مولانا محمد قاسم سیوطی اور صوبیدار اللہ رکھا کی معیت میں بخاری مسجد میں حاضری دی۔ مولانا احرارؒ کے نواسے مولانا محمد اسعد اور مولانا قمر الزمان نے خوش آمدید کہا اور کانفرنس کا مطالبہ کیا تو ۱۳/اپریل بعد نماز عشاء بخاری مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت مولانا احرارؒ کے بھائی نے کی۔ مولانا عزیزالرحمٰن ثانی اور محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے، مبلغین نے سامعین سے عہد لیا کہ وہ مولانا محمد شریف احرارؒ کے مشن کو جاری وساری رکھیں گے۔ نیز مولانا محمد اسعد کو بھی یقین دلایا کہ مجلس ان کی سرپرستی جاری رکھے گی۔

دنیاپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دنیاپور میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شہر اور مضافات سے ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ کانفرنس کی صدارت امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم نے فرمائی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مفتی ظفر اقبال، جمعیت علماء اسلام صوبہ پختونخواہ کے ایم پی اے مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا محمد الیاس گھمن، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مولانا محمد الیاس چنیوٹی، جماعت اسلامی کے سید وسیم اختر سمیت دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں نے خطاب کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ ناموس رسالت اور ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک جاری رہے گی اور کسی بدباطن کو میڑھی آنکھ سے نہیں دیکھنے دیا جائے گا۔ مجلس کے مقامی یونٹ کے راہنماؤں اور مولانا مفتی ظفر اقبال کی شبانہ روز محنت سے کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔ ضلع بھر سے علماء کرام نے مولانا محمد میاں، مولانا اللہ بخش، مولانا شیخ حبیب احمد، قاری محمد مرتضیٰ کی قیادت میں شرکت کی اور کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ گجرات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چار روزہ دورہ پر گجرات تشریف لائے۔ جہاں مولانا عبدالحق خان بشیر اور مولانا قاسم سیوطی نے خیر مقدم کیا۔

دولت نگر:

۲۶/ مارچ بعد نماز مغرب قاری عمر فاروق کی دعوت پر مولوی محمد شفیع والی مسجد میں خطاب کیا۔ جس میں علاقہ کے معززین نے بھرپور شرکت کی۔

ساکہ:

بعد نماز عشاء جامع مسجد ''ساکہ'' میں آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر خطاب کیا۔

پیر غازی:

۲۷/ مارچ صبح گیارہ تا ساڑھے گیارہ بجے پیر غازی میں منعقدہ ایک جلسہ سے خطاب کیا۔

جلال پور جٹاں:

۲۷/ مارچ بعد نماز عشاء مدرسہ انوار القرآن جلال پور جٹاں کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سے خطاب کیا، جس میں مولانا زاہد محمود قاسمی، مولانا عبدالغفور حقانی اور قاری غلام مصطفیٰ قادری کوٹ عبدالمالک نے بھی خطاب کیا۔

ملکہ:

۲۸/ مارچ بعد نماز ظہر جامع مسجد بلال ملکہ میں خطاب کیا، جس کا اہتمام قاری ظفر اقبال نے کیا تھا۔

گلیانہ:

بعد نماز مغرب جامعہ حنفیہ اہل سنت والجماعت گلیانہ میں منعقدہ اجتماع سے خطاب کیا۔ جس کا انتظام فاضل نوجوان مولانا محمد عمر عثمانی نے کیا۔ موصوف نوجوان عالم دین ہیں ''المفکرۃ الاسلامیہ'' کے نام سے معیاری ماہنامہ نکالتے ہیں۔ انہوں نے اپنے ماہنامہ کے چند شمارے بھی عنایت فرمائے جنہیں پڑھ کر تسلی ہوئی کہ آئندہ آنے والی نسلیں بانجھ نہیں رہیں گی۔

کوٹ ریالہ:

بعد نماز عشاء کوٹ ریالہ میں منعقدہ اجتماع سے اوصاف نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کے عنوان سے خطاب کیا، جس کا انتظام مولانا حق نواز نے کیا تھا۔ مسجد سے متصل قادیانیوں کی رہائش ہے۔ قادیانیوں نے شور کیا تو مولانا شجاع آبادی نے انہیں دعوت دیتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ تشریف لائیں، آپ کے تمام شکوک وشبہات کا ازالہ کریں گے، لیکن قادیانیوں کو میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ مذکورہ بالا تمام پروگراموں میں مولانا الیاس احمد ساکہ اپنی گاڑی سمیت مجلس کے رفقاء کے سرپرست ونگران رہے۔

کوٹلہ ارب علی خان:

۲۹/ مارچ قبل از نماز ظہر صوبیداللہ رکھا، مولانا محمد قاسم سیوطی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد حق چار یار کے خطیب مولانا قاری غلام رسول شوق سے ملاقات کی اور ان کے والدین اور جواں سال بچی کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا۔ اور انہیں کانفرنس میں بمعہ رفقاء شرکت کی دعوت دی۔ ڈاکٹر محمد یحییٰ ہمارے حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب نوراللہ مرقدہ کے خاندان سمیت مرید ہیں۔ ان سے ملاقات کی اور مولانا شجاع آبادی کا چیک اپ کرایا۔

بھدر:

بعد نماز ظہر جامع مسجد ''بھدر'' میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب ہوا، جہاں مولانا ضیاء اللہ نے وفد کا استقبال کیا اور جلسہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

برج بسوہا:

۲۹/ مارچ بعد نماز عصر برج بسوہا کی مدنی مسجد میں مولانا شجاع آبادی کا خطاب ہوا، جہاں انہوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی کا رد کیا، حافظ محمد طارق نے انتظام کیا تھا۔

چھوکر خورد:

چھوکر خورد کے قدیمی مدرسہ اور مسجد میں بعد نماز عشاء بیان ہوا، چھوکر خورد کے مولانا منظور احمد کے خاندان نے آج سے دوسو سال پہلے مدرسہ قائم کیا۔ اس وقت اس مدرسہ کے مہتمم موصوف ہیں جو صاحب فراش ہیں۔ اللہ پاک انہیں صحت وتندرستی سے سرفراز فرمائیں۔ ان کے بیٹے مولانا محمد طیب نظم سنبھالے ہوئے ہیں۔ مدرسہ سے ہزاروں مسلمانوں نے فیض حاصل کیا۔

پنجن کسانہ:

۳۰/ مارچ کو مدرسہ جامعہ حنفیہ للبنات کے مہتمم مولانا عبیداللہ اختر ان کے رفقاء مولانا غلام شبیر سے ملاقات کی اور ختم نبوت کانفرنس جہلم کے سلسلہ میں انتظامات کا جائزہ لیا۔

☆☆......☆☆

تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس

کراچی (مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ) ۱۹؍اپریل بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد خاتم النبیین گلشن وارث جینس کالونی میں ایک عظیم الشان تاجدارِ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ مذکورہ کانفرنس علاقہ میں قادیانیت کی سرگرمیوں کے سدباب کے لئے تھی، جہاں قادیانیوں نے چند ایکڑ اراضی لے کر نئے قادیانیوں کو بسانے کی مذموم کوشش کی۔ مقامی علماء کرام دیوبندی، بریلوی مکتب فکر کی ذیلی تنظیموں نے مشترکہ طور پر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوکر قادیانیت کے خلاف بھرپور محنت کا عزم کیا، جس کی بدولت یہ کانفرنس منعقد کی گئی۔

کانفرنس میں خصوصی خطاب مولانا قاضی احسان احمد مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کیا۔ مولانا نے تحریک ختم نبوت میں اکابرین کے کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ یہ اتحاد ہی کی برکت تھی کہ جہاں اکابرین علماء متحد ہوکر چلے اللہ رب العزت نے اس تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ قادیانی اپنے مقدر کو روئیں جنہوں نے دنیا کے حسین ومہ جبین کو چھوڑا اور ماننے پر آئے تو کانے کو بھی نبی بنالیا۔ بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے فدائیان ختم نبوت کے امیر مولانا عبدالحلیم چشتی نے مرزائیت کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت ومرزائیت کو ہر جگہ منہ کی کھانی پڑی اور اللہ کے فضل سے غلامانِ محمد کو ہر جگہ اللہ پاک نے سرخرو کیا۔ مذکورہ کانفرنس الحمدللہ رات ایک بجے تک جاری رہی۔ کامیابی کے لحاظ سے یہ کانفرنس اپنی مثال آپ تھی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری شفاء اللہ نے سرانجام دیئے، جنہوں نے نظم کی صورت میں مرزا کے مکروہ چہرے کو بے نقاب کیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالرزاق ہزاروی خطیب جامع مسجد گول نے کی۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں مولانا اسحاق مصطفیٰ، صاحبزادہ فیض رسول، مولانا عبدالماجد، مولانا عبدالجبار چشتی، مولانا فرید قادری، مولانا صالح محمد، قاری رفیق چشتی، مولانا عادل محمود، وجیہہ اللہ، مولانا قاری اسماعیل، ذوالفقار بھٹو، افتخار آرائیں، پروفیسر جمیل احمد، صفدر لغاری، حاجی عظیم، ڈاکٹر اکبر گوندل اور ڈاکٹر محمد سلیم نے بھرپور کردار ادا کیا۔ آخر میں مفتی عبدالحلیم مدظلہ کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

یا حیُّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیُّوم

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ○

سیرت نبوی ﷺ پر عمل کی نیت سے ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ کی تالیف "اسوۂ رسول اکرم ﷺ" کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

خصوصی گزارش: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جانے والے حضرات سے حرم کعبہ اور روضۂ رسول ﷺ پر حاضری کے وقت خصوصی دعا اور سلام پیش کرنے کی درخواست ہے

نیک بنو، نیکی پھیلاؤ / دعا کا طالب: ایک اللہ کا بندہ Email:Muhammadatif78692@ovi.com

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر وارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین ومقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا اندازِ تحریر، خوبصورت جلد، جاذبِ نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1100** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸؍سلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

تبصرۂ کتب

نوٹ: تبصرہ کے لئے دو نسخوں کا آنا ضروری ہے۔

کتاب کا نام: قادیانیت ایک فتنہ۔

مرتب: شاہد حمید۔

ضخامت: ۲۰۷ صفحات۔

ہدیہ: ۶۰۰ روپے۔

ناشر: بک کارنر، شو روم بالمقابل اقبال لائبریری، بک اسٹریٹ جہلم۔

زیر نظر کتاب مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام کے رد قادیانیت پر لکھے گئے مضامین کا مجموعہ ہے۔ چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا احمد رضا خان بریلوی، قاضی محمد سلیمان منصور پوری، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ظفر علی خانؒ، مولانا نعیم الدینؒ مرادآبادی، مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ، مولانا محمد منظور نعمانیؒ، مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، مولانا پیر کرم شاہ الازہریؒ، آغا شورش کشمیریؒ، مولانا عبدالرحیم اشعرؒ اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ سمیت کئی ایک عالمی شخصیات کے علمی مضامین جدید تخریج کے ساتھ شائع کئے ہیں۔ جناب شاہد حمید کے کاروباری رقیبوں اور مخالفین نے یہ مشہور کر دیا کہ موصوف قادیانی ہیں جبکہ علاقائی شخصیات نے ان کی صفائی پیش کی اور انہوں نے مندرجہ بالا کتاب مرتب کر کے اس الزام کی عملی تردید فرمائی بحوالہ بالا کتاب۔ رد قادیانیت کی لائبریری میں ایک شاندار اضافہ ہے۔ اللہ پاک ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ہدایت عامہ کا ذریعہ بنائیں۔ آمین۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

کتاب کا نام: دروس ختم نبوت۔

مرتب: مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم۔

صفحات: ۲۴۰۔

قیمت: درج نہیں۔

ناشر: جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات محلہ کنور گڑھ گلی نمبر ۴ کالج روڈ گوجرانوالہ فون: ۰۳۴۳۸۱۵۰۸۷۵۔

زیر تبصرہ کتاب دراصل سات روزہ عقیدہ ختم نبوت کورس برائے طالبات کے مضامین، بیانات اور زیر درس اسباق کا مجموعہ ہے، جسے مؤلف موصوف نے بڑی عمدہ اور احسن ترتیب کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ کتاب کو کل دس ابواب میں منقسم کیا ہے اور ہر باب کے شروع میں اس باب کے مضامین کا خلاصہ ذکر کیا ہے، مثلاً: باب ۱: میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور دلائل۔ باب ۲: جھوٹے مدعیان نبوت کے واقعات، باب ۳: مرزا غلام احمد قادیانی کے عجائبات، باب ۴: دعووں کا شہزادہ، باب ۵: قادیانیوں کی جعلی اصطلاحات، باب ۶: قادیانیوں کے عقائد ونظریات، باب ۷: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں عقائد، باب ۸: مرزائی اعتراضات کے جوابات، باب ۹ اکابر کی خدمات اور ہماری ذمہ داریاں، باب ۱۰: اہم صفحات کے عکس۔ خلاصہ یہ کہ رد قادیانیت کے موضوع پر تیاری کے لئے یہ کتاب بہترین راہنما ہے۔ (مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ)

حضرت مولانا قاری شریف احمدؒ کی یاد میں تعزیتی اجتماع

کراچی... (حافظ محمد مستقیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پاکستان چوک اور نور القرآن درس کمیٹی کے زیر اہتمام ۱۹ر اپریل ۲۰۱۱ء بروز منگل، دکھنی جامع مسجد پاکستان چوک میں ایک تعزیتی اجتماع منعقد کیا گیا۔ اجتماع تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا قاری شریف احمد رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں منعقد ہوا۔

اجتماع متصل بعد نماز عشاء شروع ہوا، جس میں قاری محمد اکبر مالکی دامت برکاتہم نے تلاوت کلام پاک فرمائی اور اس کے بعد شاعر اسلام حافظ عبدالقادر نے نعت اور حضرت قاری صاحبؒ کی یاد میں کچھ اشعار پڑھے اور نظامت مفتی تنویر احمد شریفی نے فرمائی۔ اس اجتماع کے مہمان خصوصی حضرت علامہ تنویر الحق تھانوی تھے، حضرت نے فرمایا: قاری صاحب نے اسّی سال سے زائد قرآن پاک کی خدمت کی اور اس کے ساتھ بڑی تعداد میں کتابیں بھی تصنیف کیں۔ حضرت قاری شریف صاحبؒ کی کتاب تذکرۃ الانبیاء ایک نہایت زبردست اور مقبول ترین کتاب ہے، اس کی ہر مسجد میں تعلیم ہونی چاہئے۔ حضرت قاری صاحب دوسری شخصیت ہیں جن کے نام کے ساتھ ''قاری صاحب'' مشہور ہوا۔ پہلی شخصیت حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ (مہتمم دارالعلوم دیوبند) تھے۔

اس اجتماع میں علاقے کی معزز شخصیات نے شرکت فرمائی، جن میں مولانا عبدالشکور، مولانا عبدالجبار، قاری محمد فاروق، قاری نعمان اسرار شریفی، قاری شفیق احمد، حافظ فرید احمد شریفی و دیگر حضرات نے شرکت فرمائی۔ تقریب کا اختتام حضرت مولانا تنویر الحق تھانوی مدظلہ کی دعا سے ہوا اور اس کے بعد سامعین میں ختم نبوت کا لٹریچر اور ماہنامہ لولاک تقسیم کئے گئے۔

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے
مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

30 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء و مناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
ان شاء اللہ

زیر سرپرستی
حکیم العصر محدث دوراں
ولی کامل مخدوم العلماء
حضرت اقدس شیخ الحدیث
مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب دامت برکاتہم
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

بتاریخ
7 شعبان 1432ھ بمطابق 9 جولائی 2011
تا
27 شعبان 1432ھ 29 جولائی 2011

✦ کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے ✦ شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ✦ کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب اور نقد انعام دیا جائے گا۔ ✦ داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت © چناب نگر ضلع چنیوٹ
چناب نگر 047-6212611
ملتان 061-4783486